مولانا اسحق صاحب مرحوم کے ہین ساتھہ آیتون اور حدیثون اور
فقہہ کی معتبر روایتون کے اور واقع ہین وہ جواب ایسا لکہا ہے
کہ مسلمانونکو تو دم مارنیکی جای نہین رہی اگر کوی اپنی بدبختی سے
یہی کہے کہ مین شریعت رسول مقبول ہی کی نہین مانتا عیاذا باللہ سے
تو بات ہی اور ہی والا مسلمان کلمہ گو ہین محمدی علیہ السلام کو توا کے
انکا رونہ ماننے کی گنجایش ہی نہین اور یہہ فقیر کیا اوسکی تعریف کرے
خود جو دیکہیگا اوسکی خوبی معلوم کریگا کہ ہر لفظ سے اوسکے حق
ہی حق ظاہر ہو رہا ہی مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید
پس بعد اوسکے تیار ہونیکے تمام علماء اس دیار نے اللہ تعالے رحم
کرے اوپر اور جاری کرے اوسکے سبب سے شریعت غرا کے احکام
کو نہایت پسند کیا اور اپنی مہرین اوسپر بلا حیل و حجت کین کیونکہ
ظاہر تہا اوسکا حق ہونا حجت کی کیا جگہہ تہی لیکن چونکہ اوسمین عبارات
فارسی اور عربی تہی عوام مسلمان اوسکے سمجہنے سے محروم تہے اس
خیر خواہ خلایق نے عبارت فارسی کا مضمون جون کا تون ہندی
زبانمین لکہا اور عربی عبارتین بدستور رکہہ کر ترجمہ اونکا بہی ہندی مین

کر دیا تا سب مسلمان اوس سے فائدہ اوٹھاوین اور بعضی جگہہ حاشیہ
پر کچھہ مضمون مناسب اوس مقام کے لکھے تا زیادہ ترغیب ہو اور
اول اوسکے ایک مقدمہ مؤید اوسکا اور آخر مین ایک خاتمہ کہ گویا
تتمہ اوسکا ہی لکھا گیا اور نام اسکا عروس المؤمنین رکھا یا اللہ
ہم سب مسلمانونکو توفیق عطا فرما اسپر عمل کرنیکی کہ مقصود اسسے یہی ہے
مقدمہ سنا چاہیئے ای بھائیون کہ تمکو غور کرنا چاہیئے اسکے مضمون
مین کہ بغیر غور کئے حق بات سمجھہ مین نہین آتی اور پہر جہان تک
ہو سکے دوسرے نکاحون کے کروا دینے مین سعی کرو تا کہ اس ثواب کے
مستحق ہو کہ جسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وعدہ فرماتے ہین
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ
مِائَةِ شَهِیْدٍ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ یعنے ابو ہریرہ نقل کرتے ہین
کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چنگل مارے میری
سنت پر وقت خرابی پڑجانیکے میری امت مین پس اوسکو سو
شہیدونکا سا ثواب ملیگا نقل کی یہہ بیہقی نے اور روایت

مِنْ اَبِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ
فَاِنَّ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ
يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً
لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلَ
اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ
شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ﴿ یعنے فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے زندگی کوئی سنت میری سنتوں میں سے
کہ تحقیق متروک ہوگئی تھی بعد میرے پس بلاشبہ اوسکے لیے ہی ثواب
مانند ثوابوں اون لوگونکے کہ عمل کیا انہوں نے اوس سنت پر بغیر
اسکے کہ ناقص کرے اونکے ثواب میں سے کچھہ اور جسنے نکالی بدعت
گمراہی کی کہ نا پسند ہی وہ اللہ و رسول کے ہوگا اوسپر گناہ مانند
گناہوں اونکے کہ عمل کیا اسپر نہیں ناقص کریگا یہہ گناہ اونکی گناہوں میں
سے کچھہ نقل کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ نے ﴿ پس خیال کیا چاہئے کہ کیا
ثواب ہی سنت پر چلنے اور اوسکے جاری کرنیکا اور کیا وبال ہی

بدعت یدکے نکالنے کا اب ضروری یون ہین چاہیئے کہ حضرت کی سنت کو
دل وجان سے دوست رکہو تا اس بشارت مین بہی داخل ہو کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ
اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ یعنے جسنے دوست رکہا میری سنت کو پس بلاشبہ
دوست رکہا اوسنے مجکو اور جسنے مجکو دوست رکہا وہ میرے ساتہہ
ہوگا جنت مین نقل کی یہہ ترمذی نے ÷ دیکہو تو کیا ثواب ہی حضرت
کی سنت کے دوست رکہنے کا کہ اوسکے مقابلہ مین سارا جہان ہیچ
ہی اگر ذرہ بہی کوئی شخص بزرگی رکہتا ہی تو اوسکی ہمراہی کو غنیمت
جانتے ہین چہ جائیکہ جرن برداری حبیب رب العالمین کی نصیب
ہو ایسی جگہہ ایسا مزہ اس بات کا آتا ہی کہ اگر اسوقت حضرت کی
خدمت بابرکت مین حاضر ہوتے تو اپنی جان ومال سے قربان ہوجاتے
آپ پرسے کہ کیا خوش خبری سنائی ہی اللہم صل وسلم علیہ
دائما ابدا یا اللہ نصیب کر ہم سبکو یہہ دولت آمین رب
العالمین حیف ہی ہماری عقلون پر کہ حضرت کی راہ چہوڑ کر تو اس

ثواب سے محروم رہیں اور اپنے نفسوں کی خواہش کی پیروی کر کر خراب ہوں عقل کا اقتضا یہی ہی کہ تابعدار اللہ و رسول کے احکام کے ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ہَوٰہَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ یعنے عاقل وہ ہی کہ فرمان بردار کرے اپنے نفس کو اور عمل کرے واسطے ثواب ملنے بعد موت کے اور احمق وہ ہی کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفس کا اور آرزو کرے اللہ سے یعنے جنت کی نقل کیا یہ ترمذی نے پس خواہش نفسانی کو چھوڑو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو جاؤ کہ آپ فرماتے ہیں لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ہَوَاہُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ یعنے پورا مومن نہیں ہوگا کوئی تم میں سے یہاں تک کہ ہو خواہش اسکی تابع میری شریعت کے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ مُتَّفَقٌ

تسلیمہ یعنے نہیں ہو. امومن ہوگا کوئی تم میں سے یہانتک کہ ہوؤں میں
بہت پیارا اوسکے نزدیک اوسکے باپ سے اور اولاد سے اور
سب لوگوں سے نقل کی یہہ بخاری مسلم نے اور فرمایا آنحضرت صلے
اسعلیہ وسلم نے یَا اَیُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ
اِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ
بِهٖ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ
اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ الْحَدِيْث یعنے ای لوگو نہیں ہی کوئی چیز
کہ نزدیک کرے تمکو طرف جنت کے اور دور کرے تمکو آگ
سے مگر وہ چیز کہ حکم کیا میںنے اوس کا اور نہیں ہی کوئی چیز کہ
نزدیک کرے تمکو آگ سے اور دور کرے تمکو جنت سے مگر وہ
چیز کہ منع کیا میںنے تمکو اوس سے ساری حدیث فرمائی کہ وہ
مشکوۃ کے باب التوکل والصبر میں مذکور ہی ؛ اور حضرت سید
عبدالقادر جیلانی رح فتوح الغیب میں فرماتے ہیں کہ اس شرک سے
بہت لوگ غافل ہیں کہ اپنی خواہش نفس کو معبود ٹہرا رکہا ہی
کہ اسد تعالی فرماتا ہی اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ

کیا دیکھا تو نے اوسکو کہ جسنے اپنا معبود ٹھہرا رکھا ہی خواہش
نفسانی کو اپنی اور بہت سی حدیثیں اور آیتین ہین ایسی ہی
مضمون کی بیت ہُشیار کو ایک حرف نصیحت ہی کفایت
نادان کو کافی نہین دفتر رسالہ ؛ غرض اس تمہید سے یہہ ہی
کہ حضرت کی شریعت کے آگے کسیکی رعایت نکرو نہ بہائی کی نہ
باپ کی نہ ماںکی نہ جورو کی نہ اور کسیکی تا پوری مؤمن ہو بعد
مرنے کے کوئی کسیکے کام نہین آئیگا سوائے اپنے عمل کے
اللہ و رسول کے احکام بجا لانے مین اپنی عزت جانو اور
اوسکے ترک مین ذلت غور تو کرو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و سلم
کے کیسے کیسے انعام و احسان ہین ہمپر دین و دنیا مین
اوسوقت کہ سب نفسی نفسی کرتے ہونگے حضرت ہی ہماری
شفاعت کرواوینگے اور امتی امتی فرماتے ہونگے جب
پلصراط پر گذرینگے حضرت پلصراط کے سرے پر کہڑے
رب سلّم سلّم کہتے ہونگے اور بعضے امتیونکا یہہ حال ہے
کہ مسنون چیز کو مثل دوسرے نکاح وغیرہ کے ناک کٹائی جانتے

ہیں باوجودی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی

قَالَ اِنَّ مِنْ سُنَّتِی النِّکَاحُ فَمَنْ اَحَبَّنِی فَلْیَسْتَنَّ

بِسُنَّتِی یعنے بیشک میری سنتوںمیں سے نکاح بہی ہے

پس جو کہ محبت رکہے مجہسے تو چاہیئے کہ چلے میری سنت پر

بیان کیا اسحدیث کو امام غزالی نے احیاء العلوم میں واہ

کیا عقل ہی ایسی چیز کو کہ جسمیں سراسر فائدہ تمہارے دین

دنیا کا ہو ناک کٹائی جانکر اچہوتے ہو ورنہ انکو نہیں دیکہا

کہ یہہ رسم ہنود ہی کی ہے اہل اسلام کو نکرنا چاہئے اس لئے کہ آیا

مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنے جو شخص کہ مشابہت

کرتا ہی کسی قوم کی وہ اونہیں میں سے گنا جاتا ہے اسلئے

سمجہہ ہی کہ یہاں کی ذلت کا تو ایسا خیال ہو اور جسمیں کہ آگے

ذلت اور ناک کٹائی ہو اوسکا کچہہ بہی خیال نہو اور حقیقت

میں یہان بہی تو عاقلونکے نزدیک ذلت نہیں اور عوام احمقونکا

کچہہ اعتبار نہیں پس بڑی ذلت تو وہیں کی ذلت ہے کہ میدان

محشر میں سب اولین و آخرین جمع ہونگے اور کوئی لیسے میں

ڈوبا ہوا ہوگا اور کسیکے گلے تک پسینا ہوگا اور کسیکی کمر تک
اور کسیکے گھٹنوں تک اور کسیکے ٹخنوں تک وہان جو تمکو لادینگے
اور کہینگے کہ کیسے مسلمان تہے دین محمدی مین کہلاتے تہے
اور نکاح سنون کو معیوب جانتے تہے پس طرح بطرح کی خرابیان
اور ذلتین اوٹہا کر کفار کے ساتہہ دوزخ مین داخل ہوسکے اور
وہانکا عذاب کہ بیان سے باہر ہی حکم ہوسکے جہوڑو اس نفسانیت
کو کہ تم مسلمان کہلاتے ہو مسلمان کے معنے یہی ہین کہ اپنی گردن
احکام شرع کے نیچے رکہدے کہ جو حکم ہو بدل و جان قبول
کرے کچہہ لمین میل نہو اوسکی طرف سے فرماتا ہی اسد تعالیٰ
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ
يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا یعنے
نہین ہی مومن مرد اور مومن عورت کو جبکہ حکم کرے اسد اور
رسول اوسکا کسی کام کا یہہ کہ ہو اونکو اختیار اپنے کام مین
اور جو کوئی نافرمانی کرے اسکی اور اوسکے رسول کی

پس بلا شبہ وہ گمراہ ہونا ظاہر ہے پس ہرگز احکام شرع کے مقابلہ مین کسیکی رعایت نکرے اور نہ کسیکی تکلیف پہنچانے کا خیال کرے یہہ جانے کہ دنیا چند روزہ ہی اور ہمیشہ وہان رہنا ہی احکم الحاکمین کے سامنے جانا ہی وہان جگہ جون و چرا کی نہین فرمادیگا اوسدن اللہ تعالی لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنے آج کِسکی حکومت و بادشاہت ہی کسیکی نہین واحد قہار ہی کی ہی ؛ کیا جواب دوگے اوس شہنشاہ کے آگے دنیامین ذرسے حاکم تو عہدہ برا ہوہی نہین سکتے اور اگلے مومنونکے حال تو دیکہو کہ کیا کیا حال ہوتے تہے آگ کی خندقونمین ڈالے جاتے تہے لوہی کی کنگہیان بدنون پر پہیری جاتی تہین تیل کے کڑہاؤمین ڈالے جاتے تہے اور طرح طرح کے رنج اوٹہاتے تہے اور پہر اپنے دین سے نہ پہرتے تہے تم اتنے ہی سے طعن و تشنیعہ مین ایمان سے ہاتہہ دہو بیٹہے ہو اسکا خیال ہرگز نکرو کہ برادری چہوٹہہ جاویگی تمکو تو خود ایسی برادری کو چہوڑنا چاہئے کہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہی لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

یعنے نہ پاویگا تو اون لوگونکو کہ ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور دن آخرۃ پر ساتھ اس صفت کے کہ دوستی کریں اون لوگوں سے کہ مخالفت کی اللہ کی اور اوسکے رسول کی اگرچہ ہوں وہ مخالف باپ اون مؤمنوں کے یا بیٹے اونکے یا بھائی اونکے یا کنبے کے لوگ اونکے یہی لوگ ہیں کہ ثابت کیا اللہ نے اونکے دلونمیں ایمان اور قوۃ دی اونکو ساتھ فیض غیبی کے اپنی طرف سے اور داخل کریگا اونکو جنتوں میں کہ جاری ہونگی اونکے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے اونمیں راضی ہوا اللہ

اونسے اور راضی ہوئے وہ اللہ سے یعنے بسبب ملنے ثواب
آخرت کے یہی لوگ ہین جماعت اللہ کی آگاہ ہو بلاشبہ جماعت
اللہ کی وہی ہین مطلب کو پہنچنے والے ❊ حاصل آیت کا
یہہ ہی کہ مؤمن کو نچاہیئے کہ اللہ کے مخالفون سے دوستی
کرین اگرچہ اونکے باپ وغیرہ ہون اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہی حُبّ یتد اور بُغض یتد کو ایمانکی شاخونمین
سے فرمایا ہی پس تمہارے ایمان کا مقتضا تو یہہ ہی کہ تم
خود ایسونسے انقطاع کرو اور اپنا ہم کفو نہ سمجھو کہ شرع مین
صالح کا فاسق کفو نہین ہوتا ہر نوع بہائیو جاگو خواب غفلت سے
اور وہانکی فکر کرو کہ اللہ تعالی فرماتا ہی يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ❊ یعنے ای ایمان
والو ڈرو اللہ سے اور چاہیئے کہ دیکھے ہر نفس اوس چیز کو
کہ آگے بہیجا کل کے لئے اور ڈرو اللہ سے بلاشبہ اللہ تعالی
خبر رکہتا ہی اوس چیز کی کہ تم کرتے ہو اور فرمایا ہی يَآأَيُّهَا

الذین

الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ط ای ایمان والو بچاؤ اپنے تئین اور
اپنے گہر والونکو اوس آگ سے کہ ایندہن اوسکے آدمی ہونگے
اور پتہر ۔ پس ہرگز کسیکے کہنے پر خیال نکرو اور یہی ذہن باندہو
کہ دوسرے نکاح کے کروانے مین خوب کوشش کرو خواہ
اپنے قرابتی کا ہو یا غیر کا ہرگز اسکو عار نجانو دیکہو استقاد
سکو غور سے کہ اسکی آیتین اور حدیثین کیا کہہ رہی ہین یعنے
حکم کفر کا دیتی ہین اوسکے عار جاننے پر عیاذًا باللہ اور اوس راہ
مین شیطان نے بڑی ہی جال پہلا رکہے ہین کسیکے دلمین تو یون
جما رکہا ہی کہ بیوہ بہن بیٹی وغیرہ کو بٹہا رہنے دے اگرچہ جوان
ہی ہو عزت تیری اسیمین رہیگی دوسرا نکاح کیا اور ناک
کٹ گئی پس وہ تعلیم یافتہ شیطان کا اوس بیوہ کے خاوند کے
پہولونکے دن آنکر پگڑی اوتار کر اوس بیوہ کے آگے کہڑا ہوتا
ہی اور کہتا ہی کہ اس پگڑی کی شرم تمہکو ہی وہ بیچاری تو اسی مصیبت
مین گرفتار ہو لی ہی کہتی ہی کہ اللہ ہماری تمہاری شرم رکہے

اور ہم تو خاک ہو چکے ہین بچاوے اسد اس خراب عقیدہ سے
کہ حضرت کی سنت کو یعنے نکاح کو کیسا برا جانتا ہی کہ اوسکی
کرنیکو بیحیائی جانتا ہی اور نہ کرنیکو حیا اسیکی بعضونکو یہہ سزا
ملتی ہی کہ وہ بیوائین حرام سے حمل گراتی ہین تہا تو نہین پکڑی
جاتی ہین واہ کیا شرم رکہی اگر اون بیچاریکو گہونٹ نہ رکہتے تو
کاہی کو اسس خرابی مین گرفتار ہوتے آپ بہی ڈوبے اور
اور اوسکو بہی ڈبویا اورکسیکو شیطان کہتا ہی خبردار خوب
بند وبست رکہنا برادری مین کوی دوسرا نکاح نہ کرنے پاوے
اور اگر کرنے لگے تو تم سب ملکر اوسکو برادری سے نکالدو بلکہ بعضے
نابکار نکال ہی دیتے ہین بعد کرنیکے اور ناتا رشتہ موقوف
کردیتے ہین اوس سے اورکسیکو حیلہ بازی سکہاتا ہی کہ کسی
نہ کسی حکمت سے اوس نکاح کو موقوف کروا دیتا ہی اور آپ
الگ رہتا ہی مثل مشہور ہی کہ بہس مین چنگی ڈال جمالو دور
کہڑی کسیکو یہہ بہانہ بازی سکہاتا ہی کہ وہ کہتا ہی صاحب
... کیا کرون اسکا دل ہی نہین چاہتا دلکی خواہش کو وہ بیچاری

ظاہر کیا کر بے جانی ہی کہ لے دے ہونے لگی کی وہ بیچاری
دل مسوس کر چپکی بیٹھی رہتی ہی والا کیا ممکن کہ عورت کو مرد سے
تا قرین حصہ زیادہ شہوت ہو اور پہر دل تھامے ایک بزرگ
سے سنا ہی کہ ایک بڑہیا نے مرتے وقت برادری کو جمع کر کر
کہا کہ بہائیو میں چہوٹی سی عمر سے بیوہ ہوئی ہی اور بپاس
رسم کے نکاح میرا نہوا لیکن میرا یہہ حال تہا کہ رات کو جو
چوکیدار بولتا تہا تو اوسکی آواز سنکر بسبب غلبہ شہوت کا بحیر
ہوتا تہا کہ بے اختیار ہوکر دروازے تک دوڑی جاتی ہی
اور کنڈی کہولتی تہی کہ اوسسے زنا کروں پہر حیا دامنگیر
ہوتی تہی اور اللہ تعالی مجکو بچاتا تہا بہائیوں اسلئے مینے
تم سبکو جمع کیا کہ یہہ رسم بد دوسرے نکاح نکرنیکی تم اوٹہادو
والا بڑے ہی بگڑے جاؤگے اور ہم تو رخصت ہوتے ہیں
اب آگے تم جانو اور تمہارا کام انتہی کہیں شیطان یہہ
فساد ڈلواتا ہی کہ اگر واسطے اجرا سنت کے برادری
میں سے کوئی مرد دوسرا نکاح کرنیکا ارادہ کرتا ہی کسی بیوہ

عورت سے تو اوسکی بیوی کا حمایتی کسیکو بنا کہرا کرتا ہی وہ
اوسکی بیوی اور سسرال والونکو بہکا کر لڑائی جھگڑے ڈلوا
دیتا ہی اور آپ حمایتی بنتا ہی دلیلین باطل درمیان مین
لاتا ہی کہ حضرت علی کرم تو آنحضرت صلعم نے حضرت فاطمہ پر
دوسری بیوی لانے ہی نہ دی تو ایسا بڑا آیا کہ بیوی پر بیوی
اور لانے لگا سبحان اللہ کیا نا سمجہہ ہی دیکہتا نہین کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہی مردونکو فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ
مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ یعنے پس نکاح کرو جسقدر
خوش لگین تمکو عورتونمین سے دو اور تین اور چار تک اسکا
اختیار اللہ صاحب نے مردون ہی کو دیا ہی نہ عورتونکو عورت
کون چاہتی ہی کہ مجہپر سوکن آوے اور حضرت علی رضی عنہ کا
نکاح جو حضرت نے نہونے دیا تہا تو اسکا سبب یہ ہی اور تہا
کہ وہ کافر کی بیٹی سے نکاح کیا چاہتے تہے آپ نے فرمایا
کہ بیٹی نبی اللہ کی اور بیٹی عدو اللہ کی ایک جا نہین جمع
ہو سکتین اور بعضون نے کہا ہی یہہ خصوصیت تہی حضرت

فاطمہ رضہ کے لیے کر اونکے ہوتے حضرت علی رضہ اور نکاح
نکرین وہ جاہل ہین علم قرآن اور حدیث سے جو ابسی دلیلین
باطل پیش لاتے ہین اور حقیقت مین ساری یہ بات بازبان
ہین تو دلمین یہی ہی کہ ایسا ہو یعنہ اڑ دوسرے نکاح نکرنے کی
ٹوٹ جاوے اسد تعالی سبکے ظاہر و باطن کا حال خوب جانتا
ہی اوسکے آگے کسیکا فریب پیش نہین چلتا اور بعضونکو شیطان نے
یہ وسوسہ ڈالکر تباہ کیا ہی کہ عرفی لونڈیونکو اپنی لونڈیان شرعی
جانکر گھونٹ رکھتے ہین نکاح اون بیچاریونکے نہین کرتے
ازراہ شرع کے وہ اونکی لونڈیان نہین ہین مثل اور آزاد
عورتونکے ہین اور یہہ اونکی اپنی لونڈیان سمجھکر اسی خیال
وبال مین گرفتار ہوتے ہین کہ نکاح نہین کردیتے خفیہ خود
حرام کاری کرتے ہین بعضے باعث زناکاری اونکے بیشتر
ہین کہ کسی اور سے وہ خراب ہو جاتی ہین سو جیسی اونکی
ظلم اون بیچاریون پر کرتے ہین کیا حالت اونکی دیگر گذری
ہوگی چاہیے یون کہ اونکے نکاح کر دیا کرین اور اچھی طرح رکھین اور تو

والا یہ بہی وبال مین گرفتار ہونگے اور شیطان نے ایک جاہل
عورتونکے لئے بہلا رکہا ہی کہ جو کوئی بیچاری دوسرا نکاح کرلے
تو اوسکو بدتر زناکاری سے جانتے ہین حتی کہ کہانا پیاز حضرت
فاطمہ زہرا رضہ کا کہ اوسکو بیوی کا ذانا بحسب عقیدہ فاسد لینے
سے کہتی ہین اور ین بیچاریکو نہین دیتیان جو عورتین تارک صوم
و صلوٰۃ ہون اونکو دین اور ندین تو اوسکو تدین سے
بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا * کہین تو داون عورتون
ہی کے دلمین ڈال رکہا ہی کہ ہرگز نکاح نہ کیجو زنا کرنا عورتونسے
مشغول ہونا مردونکو کہورنا میلے تماشونمین گہر دستے بہرنا اور
نکرنا تو نکاح نکرنا وہ خبیثہ اپنی بڑی پارسائی جانکر ساری عمر
جور و جفا طرح بطرح کی اپنے نفس پر اوٹہاتی ہی اور نکاح نہین
کرتی اور طرح بطرح کے وبالونمین گرفتار ہوتی ہی غرض بڑی ہی
بلا پہیل رہی ہی مسلمانونکو چاہیے کہ اس رسالہ کو عورتونکو
ہی سناویں اور جاہل مردونکو بہی تا اونکو اللہ تعالی توفیق
اس کار خیر کی دے ایسا نہو کہ جیسے یہود آیۃ رجم وغیرہ کو چہپاتے

جیسے تم ہی اسکو چہار کہو اور اظہار حق نکرو کہ ایسا نہو تمہاری ناک کٹجاتی ہے

**بیت** ہمارا کام کہدینا تہا یارو :: اب آگے جا ہو تم مانو نہ مانو

بہائیون اگرچہ یہ عرض اس عاجز کی ناگوار تو گذریگی کیونکہ خواہش

نفسانی کے خلاف ہی لیکن میںنے محض تمہاری خیرخواہی سے عرض

کی ہی اور حکم ہی پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا اسطرح قُلِ الْحَقَّ

وَاِنْ کَانَ مُرًّا یعنے حق بات کہدی اگرچہ کڑوی لگے اور فرمایا

ہی اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ یعنے مومن آئینہ ہو مومن کا ہی یعنے جیسے

آئینہ چہرہ کا عیب دکہا دیتا ہی ایسے ہی مسلمانونکو چاہیے کہ بہائی

مسلمان کا عیب اسکو جتادے اور اگر ہماری اس عرض کو قبول کروگے تو

انشاءاللہ تعالی بعد مرنیکے اسکی بہار پاؤگے بحمداللہ تمام ہوا مقدمہ اب شروع

ہوتا ہی استفتاء یا اللہ ہم سبکو توفیق دے اسپر عمل کرنیکی آمین

رب العالمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

برحمتک یا ارحم الراحمین **سوال** دوسرا نکاح بیوہ عورتونکا

یا طلاق دی ہوئیونکا مشروع اور سنت ہی یا نہیں کتاب اللہ

اور سنت رسول اللہ اور فقہ سے بیان کرنا چاہیئے **جواب**

نکاح مطلق خواہ باکرہ خواہ بیوہ خواہ طلاق دی ہوئی کا مشروع
اور سنتوں تعبدی میں سے ہی یہانتک کہ اشتغال ساتھ نکاح کے
افضل ہی گوشہ میں بیٹھنے سے واسطے عبادت نفل کے چنانچہ
صحیحین وغیرہ حدیث کی کتابوں میں وارد ہی کہ بعضے صحابہ نے واسطے
فراغ عبادت کے نکاح کے ترک کرنیکا قصد کیا تہا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے اونکے رد میں اونکو فرمایا أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا
وَكَذَا أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّي
أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ
رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي یعنے تم وہی ہو کہ کہا تہا تم نے
ایسا اور ایسا آگاہ ہو قسم خدا کی میں البتہ زیادہ ڈرتا ہوں بہ نسبت
تمہارے اللہ سے اور بہت پرہیزگار ہوں بہ نسبت تمہارے لیکن
میں روزہ بہی رکہتا ہوں اور افطار بہی کرتا ہوں اور نماز بہی پڑہتا
ہوں اور سوتا بہی ہوں اور نکاح کرتا ہوں عورتوں سے پس جو کوئی
بے رغبت ہوا میری سنت سے پس نہیں وہ میری راہ پر اور اور
حدیث میں آیا ہی اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ رَغِبَ عَنْ

سنتی فلیس منی یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح میری سنت ہے پس جو کوئی بے رغبت ہو میری سنت سے پس نہیں میرے تابعداروں میں سے قال فی البحر الرائق وھو سنۃ عند التوقان واجب فالمراد به السنۃ المؤکدۃ علی الاصح وصرح فی المبسوط ایضا بانھا مؤکدۃ ومقتضاہ الاثم لو لم یتزوج لان الصحیح ان تارک المؤکدۃ مؤثم ودلیل السنۃ حالۃ الاعتدال الاقتداء بحالہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نفسہ وردہ علی من اراد من امتہ التخلی للعبادۃ کما فی الصحیحین ردا لقولہ فمن رغب عن سنتی فلیس منی کما اوضحہ فی فتح القدیر انتہی یعنے کہا بحر الرائق میں کہ نکاح سنت ہے اور وقت غلبہ شہوت کے واجب ہے پس مراد اس سے سنت مؤکدہ ہے بموجب اصح روایت کے اور تصریح کی ہے محیط میں بھی کہ تحقیق نکاح سنت مؤکدہ ہے اگر نکاح نہ کرے

تو گناہ لازم آتا ہی اسلئے کہ صحیح یہ ہی کہ تارک سنت موکدہ کا گناہگار ہوتا ہی اور دلیل سنت ہونیکی حالت اعتدال مین پیروی ہی حضرت صلعم کی اونکے فعل مین اور ردا اور دلیل رد کرنا ہی حضرت کا اوسکو کہ ارادہ کیا حضرت کی امت مین سے الگ ہو بیٹھنا عبادت کے لئے جیسیکہ صحیحین مین ہی کہ رد کیا آنحضرت نے ساتھہ قول اپنے کے پس جس شخص نے کہ سب غبتی کی میری سنت سے پس نہین وہ میری راہ پر جیسیکہ خوب بیان کیا اسکو فتح القدیر مین تمام ہوا مضمون بحر الرائق کا اور یہ نکاح ایسی سنت ہی کہ سنت ہماری نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی ہی ہی اور سنت پہلے انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کی بہی ہی جیسیکہ وارد ہوا ہی اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلنِّكَاحُ وَالسِّوَاكُ اَلْحَدِيْث فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ چار چیزین سب رسولونکی سنتو مین سے ہین نکاح کرنا اور مسواک کرنی آخر حدیث تک اور دُرِّ مختار مین ہے لَيْسَ لَنَا عِبَادَةٌ شُرِعَتْ مِنْ عَهْدِ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الْاٰنِ

تُرَتَّبُ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا النِّكَاحُ وَالْاِيْمَانُ یعنے ہیں
ہی ہمارے سلئے کوئی عبادت کہ شروع ہو عہد آدم علیہ السلام
سے ابتک پھر ہمیشہ جنت میں بھی رہے مگر نکاح اور ایمان پس
معلوم ہوا کہ اس سنت پر اجماع انبیا علیہم السلام کا ہی اور
لایا ہی صاحب کنز کتاب نکاح میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مَنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِىْ وَدِيْنِ دَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ
وَاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَلْيَتَزَوَّجْ انْتَهٰى یعنے جو
کوئی ہووے میرے دین پر اور دین داؤد اور سلیمان اور
ابراہیم علیہم السلام پر پس چاہیے کہ نکاح کرے تمام ہوئی
حدیث ۞ باقی رہی ایک اور بات اور وہ یہ ہی ان دلیلو نسے
مطلق نکاح ثابت ہوا لیکن دوسرا نکاح بالخصوص ظاہر
نہوا اسلئے اب دلیلیں دوسرے نکاح کرنیکی بھی کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت سے ذکر ہوتی ہیں
اور توفیق چاہتا ہوں اللہ سے پس جاننا چاہیے کہ جب زید
موہنہ بولے بیٹے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نے اپنی

بی بی کو کہ زینب اونکا نام تہا طلاق دی حق تعالی نے آپ نکاح اونکا
سرور کائنات صلعم سے کردیا جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نے فلما
قضی زید منها وطرا زوجناکها لکیلا یکون
علی المومنین حرج فی ازواج ادعیائهم الایہ یعنے
پس جب پوری کر چکے زید زینب سے حاجت یعنے طلاق دی چکے
نکاح کر دیا ہمنے تیرا اوس سے تاکہ نہو مومنون پر تنگی بیچ جورو بیون
مونہہ بولے بیٹون اونکے ساری آیت فرمائی اور اور دلیل
دوسری بہی یہہ آیت والذین یتوفون منکم ویذرون
ازواجا یتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا ط
فاذا بلغن اجلهن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی
انفسهن بالمعروف ط یعنے اور جو لوگ کہ مرجاوین تم مین سے
اور چہوڑ جاوین بی بیان ٹہری رہوین وہ چار مہینہ اور دس دن
پس جب پہونچین اپنی مدت کو یعنے عدت پوری کر چکین پس نہین
گناہ تمپر اس امر مین کہ کرین وہ اپنے حق مین موجب شرع کے
یعنے نکاح کرلین تو منع کرنا تمہین نہین پہونچتا اور اور دلیل

تیسری یہ آیت ہی عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّاَبْکَارًا

یعنے شاید ہی کہ رب محمد کا یہہ معاملہ کرے کہ اگر طلاق دیدے محمد تمکو ای بی بیون محمد کی تو بدل دیوے اوسکے لئے بی بیان بہتر تمسے کہ مسلمان ہون ایمان والی ہون فرمان بردار ہون توبہ کرنیوالی ہون عبادت کرنیوالی ہون روزہ رکھنے والی ہون یا ہجرۃ کرنیوالی ہون خاوند دیکھی ہوئی ہون اور کواری ہون ❊ ف ❊ یہہ تین آیتین بنظر اختصار کے لکھی گئی ہین اور بہت سی آیتوں سے دوسرے نکاح کا اچھا ہونا ثابت ہوتا ہی ازانجملہ ایک آیت یہہ ہی وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰی لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؕ یعنے

جبکہ طلاق دو تم لی بیویکو پس ہو پہنچین وہ اپنی عدت کو پس منع کرو
اونکو یہہ کہ نکاح کرین اپنی خاوندونسے جبکہ آپسمین راضی
ہون موافق شرع کے یہہ حکم کیا جاتا ہی اوس شخص کو کہ ہو تم
مین سے ایمان رکہتا ساتہہ اللہ کے اور دن آخرت کے یہہ بہت
پاکیزہ ہی تمہارے لئے اور بہت پاک کرنیوالا ہی اور
خدا جانتا ہی اور تم نہین جانتے ؛ پس جبکہ دوسرے نکاح
کے حق مین حق جل و علی نے فرمایا کہ یہہ بہت پاک کرنیوالا ہی
تمہارے لئے پس جو کوی اسکو عار و ننگ جانے معلوم ہوا کہ وہ شخص
خبیث الباطن ہی اور مانند سور کے نجاست سے اونسبت
رکہتا ہی اور گویا کہ حقیقت مین دعوا کرتا ہی کہ میرا علم اللہ کے
علم سے بالاتر ہی عیاذا باللہ منہ اور اور آیۃ یہہ ہی کہ فرمایا اللہ تعالی
نے فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا
غَيْرَهُ ط پس اگر طلاق دی مرد اپنی بیویکو پس نہین حلال ہے
وہ بیوی اوس مرد کو پیچہے اسکے یہانتک کہ نکاح کرے وہ اور
خاوند سے ؛ اس آیت سے بہی معلوم ہوا کہ دوسرا نکاح

بجی ہوگی

بی بیونکو حلال ہی اسلیے کہ اگر حلال ہوتا تو حق جل وعلی اوسکو بیان اب ذکر فرماتا اور اور آیۃ یہہ ہی وَالَّذِینَ یُتَوَفَّوْنَ مِنکُمْ وَیَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِیَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَیْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِی مَا فَعَلْنَ فِی أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ وَاللَّهُ عَزِیزٌ حَکِیمٌ ۞ یعنے جو لوگ کہ مرتے ہیں تم میں سے اور چھوڑتے ہیں بی بیاں بس چاہیے کہ وصیت کریں اپنی بی بیونکے حق مین کہ خبر لیں ایک برس تک باہر نہ نکالیں اونکو پس اگر وہ آپ نکل جائیں پس نہیں گناہ تمپر بیچ اوس چیز کے کہ کریں وہ اپنے حق مین موافق شرع کے یعنے نکاح دوسرا اور خدا تعالی غالب ہی حکمت والا ۞ ابتدا اسلام مین یہی حکم تہا کہ مرد کو چاہیے کہ اپنی وفات کے قریب اپنی بی بی کے حق مین وصیت کرے کہ ایک برس تک وارث اسکے اوسکی خبر گیری کریں اور گہر سے نہ نکالیں اور اگر وہ عورت آپ برضا و رغبت برس کے اندر باہر نکلے اور نکاح دوسرا بطور شرع کے

کرتے لوگ بیکو دار لونڈیوں سے اوسکی مخالفت نہیں یہہ بھی حکم
یہہ حکم برس دن کے رہنے کا منسوخ ہوا اور ایک برس کی
جگہہ چار مہینے دس دن معین ہوئے پس اس آیت میں
یہی حلت دوسرے نکاح کی بیوہ عورتوں کے لئے ثابت
ہوئی اور اور آیت یہہ ہی وَانْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ
وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا
فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ
یعنے نکاح کر دو بیوہ عورتوں کا جو تم میں سے ہیں اور نیک بختوں کا
اپنے غلاموں اور لونڈیوں سے اگر محتاج ہیں تو غنی کر دیگا
اونکو اللہ تعالے اپنے فضل سے اور اللہ قدرت والا ہی جاننے
والا تمام ہوا فائدہ ؛ اور ثبوت نکاح دوسرے کا سنت
قولی اور فعلی سے ثابت ہی ای پر سنت فعلی یہہ کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے جن عورتوں سے نکاح کیا سوائے حضرت عائشہ
کے بعضوں نے ایک نکاح کیا تہا اور بعضوں نے دو نکاح
پہلے نکاح کرنے سے آنحضرت صلعم کے ساتہہ اور آنحضرت

صلعم نے دوسرا نکاح اپنی دو بیٹیوں کا یعنے ام کلثوم اور رقیہ کا کیا کہ پہلے ابو لہب کے بیٹونکے نکاح مین تہین اور بعد اوسکے حضرت عثمان رضہ کے نکاح مین آئین یعنے آگے پیچہے نہ یہہ کہ ایکوقت دونو نکاح مین تہین چنانچہ معتبر کتابونمین مذکور ہی آئی یہہ سنت قولی جیسے کہ روایت صحیح مسلم مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ قیس کی بیٹی کو بعد طلاق دینے خاوند اوسکے فرمایا کہ نکاح کر اسامہ بن زید سے اور سوائے اسکے بہت سی روایتین آئی ہین اس باب مین آئی پر ثبوت دوسرے نکاح کا فعل صحابہ سے یون ہی کہ منجملہ اونکے حال ازواج مطہرات کا اور حضرت کی صاحبزادیون کا ابہی بیان ہو چکا اور سوائے اونکے نکاح حضرت امامہ بیٹی زینب نواسی آنحضرت کی کا کہ بعد وفات حضرت فاطمہ کے پہلے حضرت علی رضہ سے ہوا اور بعد اونکی شہادت کے مغیرہ بن نوفل سے ہوا اور کرنا سوائے اس نکاح امامہ کے حضرت امام حسن رضہ بیٹے حضرت فاطمہ رضہ کے سے تہے ذکر کیا اسکو ابن عبد البر نے استیعاب

مین تفصیل سے اور ام کلثوم بیٹی فاطمہ رض کی بہی پہلے حضرت
عمر کے نکاح مین آئین پہر بعد وفات حضرت عمر رض کے
جعفر کے تینون بیٹون کے نکاح مین آئین آگے پیچہے قَالَ
ابنُ عَبدِ البَرِّ مُحَمَّدُ بنُ جَعفَرِ ابنِ اَبِیطَالِبِ هُوَ
اَلَّذِی تَزَوَّجَ اُمَّ کُلثُومِ بِنتَ عَلِیِّ ابنِ اَبِی طَالِبٍ
رض بَعدَ مَوتِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اِنتَهیٰ
یعنے کہا ابن عبد البر نے محمد بیٹے جعفر کے پوتے ابیطالب کے
وہی ہین کہ نکاح کیا ام کلثوم بیٹی علی بن ابیطالب کی سے
بعد وفات عمر رضی اللہ عنہما کے تمام ہوا قول ابن عبد البر کا
اور سوائے اسکے اکثر صحابہ کبار مین سے عورتون اور مردون نے
دوسرا اور تیسرا نکاح کیا ہی یہانتک کہ کسیکو امت مین
سے اسوقت تک اختلاف نہین ہوا ہی لیکن اکتفا صحابہ
مین سے ساتھہ ذکر کرنے حضرت امامہ اور ام کلثوم کے اسی
بات کے لئے اختیار کیا تاکہ معلوم ہو کہ یہہ سنت اسلام کی
درمیان آل رسول علیہ السلام کے بعد وفات آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی جاری رہی پس اب جو کوئی دعوی اپنی
نسب کا آل رسول اور اصحابہ کبار کے ساتھہ کرے اور اسکو
فخر اپنا جانے پھر اونکے افعال کو موجب ننگ اور ہتک عزت کا
آپسمین گنے گویا کہ اس آیت کے مضمون مین داخل ہوتا ہی اِنَّهُ
لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ یعنے تحقیق وہ
نہین ہی تیرے اہل سے تحقیق وہ کام کرتا ہی برُے بیاہ مین
رکہے واسطے اسکے اور وہ خوب جانتا ہی بہتریکو **سوال**
جب کہ مشروع ہونا عورتونکے دوسرے نکاح کا کتاب اور سنت
اور اجماع امت سے ثابت ہوا باوجود اسکے جس کسیکو بسبب
رسم کافرونکے کہ دوسرا نکاح عورتونکا عیب اور برا جانتے
ہین یہہ سنت خوش نہ آوے اور ننگ جانکر اوسکو ترک
کرے بلکہ اوسکے کرنیوالے سے دل سے بیزار ہو اس صورت
مین ایسا شخص کافر ہوتا ہی یا نہین اور بیوی اوسکے نکاح
سے باہر ہوجاتی ہی یا نہین **جواب** ترک کرنیوالا
سنت کا ننگ جانکر سب فقہا کے نزدیک مرتد اور کافر ہی

اور بیوی اوسکی اوسکے نکاح سے نکل جاتی ہی اور روایتین فقہ
کی اس باب مین اس حد کو پہنچی ہین کہ جمع کرنا اونکا دشوار ہی
لیکن بسبب سند کے کئی ایک روایتین اونمین سے لکہی
جاتی ہین کہا عالمگیری مین مَن لَم یُقِرَّ بِبَعضِ الاَنبِیَاءِ
عَلَیہِمُ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ اَوْلَمْ یَرضَ بِسُنَّۃٍ مِّنْ
سُنَنِ المُرسَلِینَ فَقَدْ کَفَرَ یعنے جسنے اقرار نکیا بعضے
نبیون علیہم الصلوۃ والسلام کا یا نہ پسند کی کوئی سنت سنتون
رسولونکی سے پس تحقیق وہ کافر ہوا اور اسی روایت کو فصول
عمادیہ اور بحر الرائق والے اور سوا انکے بہی لائی ہین چنانچہ
کہا فصول عمادیہ مین بیچ بیان الفاظ کفر کے مَن لَم یُقِرَّ
بِبَعضِ الاَنبِیَاءِ عَلَیہِمُ السَّلَامُ اَو عَابَ نَبِیًّا بِشَیءٍ
اَوْلَمْ یَرضَ بِسُنَّۃٍ مِّن سُنَنِ المُرسَلِینَ عَلَیہِمُ السَّلَامُ
فَقَد کَفَرَ انتَہیٰ یعنے جسنے نہ اقرار کیا بعضے انبیا علیہم السلام
کا یا عیب کیا کسی نبی کو ساتہہ کسی چیز کے یا نہ پسند کی کوئی
سنت رسولونکی سنتونمین سے سلام ہو اونپر پس تحقیق

کافر ہوا تمام ہوا مضمون فصول عمادیہ کا اور بحر الرائق میں ہے
باب المرتد یکفر بعدم الاقرار ببعض الانبیاء
او عیبہ نبیا او عدم الرضاء بسنۃ من سنن المرسلین
صلوات اللہ علیہم اجمعین کذا فی الطوالع انتہی
یعنے کافر ہوتا ہی بسبب نہ اقرار کرنے بعضے انبیا کے اور عیب
کرنے سے نبی کے اور بسبب نہ پسند کرنے کسی سنت کے رسولونکی
سنتو نمیں سے رحمتیں ہوں اسکی اون سب پر تمام ہوا مضمون
بحر الرائق کا ایسا ہی نقل کیا ہی طوالع میں بیان غرور کی جگہ ہی
کہ اس روایت کو متبرکا یعنی ساتھ ان الفاظ کے بیان کیا
کہ نہ پسند کرنا کسی سنت کا موجب کفر کا ہی چہ جائیکہ سبک جاننے
سنت کو اسواسطے کہ سبک جاننا سنت کا اس سے زیادہ
سخت ہی اسمیں بطریق اولی کفر ہوگا جیسے کہ کہا بحر الرائق
میں یکفر باستخفافہ بسنۃ من السنن انتہی
یعنے کافر ہو جاتا ہی بسبب سبک جاننے کسی سنت کے سنتون
میں سے تمام ہوا مضمون بحر الرائق کا اور معنے سبک جاننے کے

ہین کہ سبکا جانے اوسکو مثلاً اوسکے دلمین گذرے یا زبان سے کہے کہ اگرچہ یہہ امر سنت ہی لیکن مین نہین کرتا یعنے ترک کرے اوسکو بی پروائی سے جیسے تصریح کی ہی ساہتہ اوسکے ابن ہمام نے کہا بیچ حاشیہ ہدایہ کے بیچ باب نوافل کے وَلَوْ تَرَکَ الْاَرْبَعَ قَبْلَ الظُّهْرِ وَالَّتِیْ بَعْدَهَا اَوْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قِیْلَ لَا تَلْحَقُهُ الْاِسَاءَةُ لِاَنَّ مُحَمَّدًا سَمَّاهُ تَطَوُّعًا اِلَّا اَنْ یَسْتَخِفَّهُ فَیَقُوْلُ هٰذَا فِعْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا لَا اَفْعَلُهُ فَحِیْنَئِذٍ یَکْفُرُ انتہیٰ یعنے اگر چہوڑین چار رکعتین ظہر کے پہلی کی اور جو پیچہے اوسکے ہین یعنے سنتین ظہر کی آگے پیچہے کی یا چہوڑین دو رکعتین فجر کی یعنے سنتین کہا بعضون نے نہین لایق ہوتی ہی اوسکو برائی اسلئے کہ حضرت محمد نے نام رکہا اوسکا تطوع یعنی نفل مگر یہہ کہ سبک جانے اوسکو پس کہے یہہ فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور مین نہین کرتا اوسکو پس اب کافر ہوجاویگا تمام ہوا مضمون حاشیہ ہدایہ کا پس اس نکاح کے مقدمہ مین کہ رسم کفار کی پسند خاطر ہوئی ہی

اور سنت نبی علیہ السلام کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا ہی اور اوپر برادنا
اور اعلی کے ظاہر اور ہویدا ہی کہ جس کسیکی بیٹی بن بیاہی یعنے
کواری جوان ہوگئی ہو اوسکا بیٹھے رہنا مانند پہاڑ کے نظر آتا
ہی اور زبان و دل سے اقرار کرتا ہی کہ جب تک اسکے کار خیر سے
خلاصی نہوگی سونا اور کہانا مجھکو خوش نہیں آتا اور اگر بعد ذبح کا
ہکے بعد ایکدو روز کے رانڈ ہو جاوے تو اب چاہیئے تہا کہ فکر اوسکی
زاید تر بہ نسبت پہلے کے ہوتا اسلئے کہ اب خوف فتنہ کا زیادہ
ہی اور ایسے مقام مین ثواب سو شہید کے ملنی کی بہی امید ہی
لیکن چونکہ یہہ دوسرا نکاح بسبب رسم مقرری کفار کے
معیوب ہی اب اگرچہ ثبوت اس سنت کا کتاب اللہ اور
قول اور فعل نبی علیہ السلام کے سے اور فعل ازواج مطہرات
اور فعل آل نبی اور اصحاب نبی کے سے ہی بلکہ سنت انبیاء
سابقین صلوات اللہ علیہم اجمعین کی ہی مگر ادا کرنے اس سنت کو
موجب ہتک عزت اور ننگ ناموس اپنی کا جانتا ہی یہانتک
کہ اگر اوس عورت سے زنا واقع ہو جاوے تو زنا کو اس سے

سبک ترجانتا ہی نہیں بہ نظر انصاف دیکھنا چاہیئے کہ یہاں تک تبہ
استخفاف سنت کا نرہا بلکہ نوبت برا جاننے اور حقیر جاننے کی
پہنچ گئی اب کیونکر نوبت کفر کی نہ پہنچے حالانکہ فقہا نے اس سے
کمتر میں فتوی کفر کا دیا ہی بالاتفاق جیسے کہ بحر الرائق اور عالمگیری
مین ہی وَيَكْفُرُ بِتَحْسِيْنِ اَمْرِ الْكُفَّارِ اِتِّفَاقًا حَتّٰى قَالُوا
لَوْقَالَ تَرْكُ الْكَلَامِ عِنْدَ اَكْلِ الطَّعَامِ حَسَنٌ مِنَ الْمَجُوْسِ
اَوْ تَرْكُ الْمُضَاجَعَةِ حَالَةَ الْحَيْضِ مِنْهُمْ حَسَنٌ
فَهُوَ كَافِرٌ اِنْتَهٰى یعنے کافر ہو جاتا ہی بسبب اچھا جاننے امر
کفار کے بالاتفاق حتی کہ کہا ہی علمار نے کہ اگر کہا کسینے کہ بات
نکرنی وقت کھانا کھانیکے اچھا ہی مجوس کے ہان یا نہ ساتھ سلانا
بیوی کا حالت حیض مین مجوس کے ہان اچھا ہی تو وہ کافر ہے
تمام ہوا مضمون بحر الرائق اور عالمگیری کا کون سی معصیت سخت
زیادہ اس سے ہو کہ دنیا مین وہ بہائی بھی سر پر رہا اور دائرہ
اسلام سے بھی خارج ہوا خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ
هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ؕ یعنے ٹوٹا پایا دنیا اور آخرة مین بھی یہا

ثانیاً ظاہر نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات
اعمالنا یعنے پناہ چاہتے ہیں ہم اللہ سے اپنی نفسوں کی برائیوں
سے اور برے عملوں اپنے سے کہا ملا علی قاری نے شرح فقہ
اکبر میں قال ابن الہمام وقد کفر الحنفیۃ من واظب
علی ترک السنۃ استخفافا بھا او استقباحا کمن
استقبح من آخر جعل بعض العمامۃ تحت حلقہ
او احفاء شاربہ انتہی یعنے کہا ابن ہمام نے کہ تحقیق کافر
کہا ہی حنفیہ نے اوس شخص کو کہ مداومت کرے ترک کرنے
سنت پر ہلکا جانکر اوسکو یا برا جانکر جیسے کہ برا جانے کوئی
اوس شخص کو کہ لپیٹے پیچ عمامہ کا نیچے حلق اپنے کے یا برا جانے
کسیکی پست لبیں لینے کو تمام ہوا قول ملا علی قاری کا اور
یہہ جو بعضے لوگ کہتے ہیں کہ بعضے لوگ ان شہروں کے اگرچہ
دوسرے نکاح کو عیب اور برا جانتے ہیں لیکن اوسکو بحیثیت
سنت کے نہیں برا جانتے بلکہ بحیثیت رسم اور عرف کے برا
جانتے ہیں پس یہہ برا جاننا برا جاننا سنت کا نہیں ہی کہ اوس سے

کافر ہووے کہتا ہون نہین کہ لازم آتا ہی اسس سے کہ جو کوئی
امور شرعیہ کو کسی اور اعتبار سے عیب لگاوے اور نسبت برائی
اور حقارت کی کرے چاہیئے وہ شخص اس امر مین معذور ہو اور
گروہ حقیر جاننے والون امور شرعیہ کے سے خارج رہے یہہ توجیہ
اوسی قسم کی ہی کہ مثل مشہور ہی کہ ایک طالب علم نے اپنی بہائیکو
مانکی گالی دی اور کہا اگرچہ مان تیری مان میری بہی ہی لیکن گالی
باعتبار تیری مان ہونیکے دیتا ہون نہ باعتبار اپنی مان ہونیکے
بلکہ باعتبار اپنی مان ہونیکے مین اوسکو مکرمہ اور واجب التعظیم
جانتا ہون الغرض جواب اوسکا یہہ ہی کہ اگر کوئی مصحف کے
ورقون پہ پیشاب کرے یا جانکر ازراہ حقارت کے نجاست مین
ڈال دی اور کہے کہ بہ حیثیت قرآن ہونے اور کلام الٰہی ہونے
کے یہہ کام واقع نہین ہوا بلکہ بسبب دشمنی ان ورقونکی لکہنے
والیکے یا اونکے مالک کے فقط ای پر بحیثیت کلام الٰہی کے مین
اسکو اپنا دین و ایمان جانتا ہون آیا یہہ شخص کافر ہوگا یا نہین
اور یا کوئی نابکار اہانت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی عضو

مبارک یا کپڑے شرع کی کرے اور کہے کہ سبب جاننا اور حقیر جاننا بحیثیت نبوت کے نہیں ہی بلکہ بحیثیت بشریت کے پس یہان اصلا گنجایش شک و شبہ کی نہیں ہی کہ جب شخص بسبب حقارت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اعتبار کرے وہ کافر اور واجب القتل ہو جائیگا بلکہ بدون قصد حقارت کے ہی اون لفظوں میں کہ وہم حقارت کا دلاتے ہیں بعضے عالموں نے فتوی کفر کا دیا ہی اور بیچ صورت قصد حقارت کے کسی وجہ کر ہو باتفاق علماء کے کافر ہوگا جیسے کہ کہا فصول عمادیہ وغیرہ فقہ کی کتابوں میں وَمَن قَالَ مُحَمَّدٌ درویشک بود اَوْ قَالَ جامہ پیغمبر ریمناک بود اَوْ قَالَ کَانَ طَوِیْلَ الظُّفُرِ قِیْلَ یَکْفُرُ مُطْلَقًا وَقِیْلَ اِذَا قَالَ عَلٰی وَجْہِ الْاِھَانَۃِ یَکْفُرُ اِنْتَھٰی ؛ یعنے جس شخص نے کہا کہ محمد صلعم فقیر تھے یا کہا کپڑا پیغمبر کا میلا تھا یا کہا کہ بڑے ناخون والے تھے بعضوں نے کہا کہ کافر ہو جاتا ہی مطلق یعنے ارادہ اہانت کا کرے یا نکرے اور بعضوں نے

کہا جب بطریق حقارت کے کہے تو کافر ہوتا ہی تمام ہوا مضمون
فصول عمادیہ کا اور کہا فاضل چلپی نے شرح وقایہ کے حاشیہ
میں اَنَّهُ قَدْ اَجْمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلٰی اَنَّ اسْتِخْفَافَ نَبِيِّنَا
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِاَيِّ نَبِيٍّ كَانَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ كُفْرٌ سَوَاءٌ
فَعَلَهٗ فَاعِلُ ذٰلِكَ اسْتِحْلَالًا اَمْ فَعَلَهٗ مُعْتَقِدًا
لِحُرْمَتِهٖ لَيْسَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ خِلَافٌ فِيْ ذٰلِكَ وَالَّذِيْنَ
نَقَلُوا الْاِجْمَاعَ فِيْهِ وَفِيْ تَفَاصِيْلِهٖ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُحْصَوْا
مِنْهُمْ اِمَامُ الْحَرَمَيْنِ وَغَيْرُهٗ وَقَالَ صَاحِبُ الشِّفَاءِ
اَنَّ جَمِيْعَ مَنْ عَابَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوْ اَلْحَقَ بِهٖ
نُقْصَانًا فِيْ نَفْسِهٖ اَوْ نَسَبِهٖ اَوْ دِيْنِهٖ اَوْ خَصْلَةٍ مِنْ
خِصَالِهٖ اَوْ عَرَّضَ بِهٖ اَوْ شَبَّهَهٗ بِشَيْءٍ عَلٰی طَرِيْقِ
السَّبِّ اَوِ التَّصْغِيْرِ بِشَانِهٖ اَوِ الْبُغْضِ مِنْهُ اَوِ
الْعَيْبِ فِيْ وَجْهِهِ الْعَزِيْزَةِ بِمَا يُسْتَخَفُّ مِنَ الْكَلَامِ
اَوْ عَيَّرَهٗ بِشَيْءٍ مِمَّا جَرٰی مِنَ الْبَلَاءِ وَالْمِحْنَةِ عَلَيْهِ
اَوِ اسْتَحْقَرَهٗ بِبَعْضِ الْعَوَارِضِ الْبَشَرِيَّةِ الْجَائِزَةِ

عليه والمعهود لديه فهو ساب له وحكمه أن
يقتل ولا يقبل توبته وهذا كله اجماع من العلماء وائمة
الفتوى من لدن الصحابة رحمهم الله الى الان هلم
جرا وممن قال ذلك ملك واحمد والليث واسحق
وهو مذهب الشافعي ومقتضى قول ابي بكر الصديق
ومثله قال ابو حنيفة واصحابه والثوري واهل الكوفة
والاوزاعي لكنهم قالوا هي ردة الى اخر ما قال ومن
شك في كفره فقد كفر وايضا قال والوجه الثاني
ان يكون في جهته عليه السلام غير قاصد للسب
والازراء ولا معتقد له ولكنه تكلم في جهته بكلمة
لا يليق بحاله وان ظهر بدليل حاله انه لم يتعمد
ذمه ولم يقصد سبه فحكم هذا الوجه حكم الوجه
الاول القتل انتهى مختصرا ؛ یعنے بلاشبہ اجماع کیا ہی
امت نے اسپر کہ سبک جاننا ہمارے نبی علیہ السلام کا اور کسی
نبی کا انبیا میں سے کفر ہے برابر ہی کہ کرے اوسکو کرے شیدا الا اوسکا

حلال جانکر یا کرے اوسکو اس حال مین کہ معتقد ہو حرمت اوسکی کا
نہین ہی اسمین درمیان علما کے اختلاف اور جن لوگون نے نقل
کیا ہی اجماع اسمین اور تفصیلون اسکی مین بہت سی عالم ہین ان گنت
اونمین سے امام الحرمین وغیرہ ہین اور کہا صاحب شفا نے کہ تحقیق
تمام وہ لوگ کہ عیب کرین نبی علیہ السلام کو یا لگا دین حضرت کو
نقصان اونکے نفس مین یا نسب مین یا دین اونکے مین یا کسی
خصلت مین اونکی خصلتون سے یا آوازہ پہینکین اونپر یا مشابہت
دین اونکو کسی چیز کے ساتھہ بطریق برا کہنے کے یا حقیر جانے
شان اونکیکے یا بغض کے اونسے یا بطریق عیب کرنیکے بیچ چہرہ
مبارک کے ساتھہ ایسے کلام کے کہ باعث سبکی کا ہوتا ہی یا
عار لگا دین اونکو ساتھہ ایسی چیزونکے کہ اونپر گذری ہین قسم
بلا اور محنت سے یا حقیر جانے اونکو بسبب بعضے عارضون بشریہ
کے جو وارد ہوتے تہے اونپر اور مقرر کئے گئے تہے نزدیک
اونکے پس وہ برا کہنے والا ہی حضرت کا اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ
قتل کیا جاوے اور نہ قبول کی جاوے توبہ اوسکی اور اس

سب یہ اجماع ہی علما اور فتوی والے اماموں کا صحابہ کے وقت
سے لیکر ابتک اور اون علما میں سے کہ کہا ہی اُنہوں نے یہ امام
مالک ہین اور امام احمد ہین اور لیث ہین اور اسحق ہین اور یہی
مذہب ہی امام شافعی کا اور مقتضا ہی کلام ابی بکر صدیق رضی اللہ
عنہ کا اور اسیکی مانند کہا ابو حنیفہ رح اور اونکے شاگردون نے
اور ثوری اور علما اہل کوفہ اور اوزاعی رح نے لیکن اُنہون نے
کہا کہ یہہ مرتد ہو جاتا ہی آخر تک اوس چیز کے کہ کہا اور جو کوئی
شک کرے اوسکے کفر مین پس تحقیق وہ کافر ہوا اور یہہ بہی کہا
صاحب شفا نے کہ دوسری وجہ یہہ ہی کہ ہووے آنحضرت
علیہ السلام کی طرف نہ قصد کرنیوالا برائی کا اور نہ حقارت کا
اور نہ اعتقاد رکہے اسکا ولیکن وہ کلام کرتا ہی اونکی طرف ساتہہ
اوس کلمہ کے کہ لایق نہین ہی ساتہہ حال اونکے اگرچہ ظاہر ہو
حال اوسکے سے کہ اوسنے نہین قصد کیا ہی حضرت کی مذمت کا
اور نہ قصد کیا ہی حضرت کے برا کہنے کا پس حکم اس وجہ کا بہی حکم
پہلی وجہ کا سا ہی کہ لازم آتا ہی قتل تمام ہوا مضمون حلبی کا بطریق

اختصار کے پس سنت رسول علیہ السلام کی کہ ثابت ہو ہنر دون
متواترہ سے اور آیتون قرآن سے مثل وانکحو الایامی وغیرہ
کے جو اوپر گذرین برا جاننا اوسکو اور عیب گننا اوسکو کسی
طرح سے ہو کیونکر سبب کفر ہو نہ ہو بدون وجہ فرق کی چاہیے بیان
کرنی حالانکہ علماء نے بسبب ایسے لفظونکے کہ لازم آتا ہی اوسے
استخفاف کسی طرحکا حکم کفر کا کیا ہی جیسے کہ فصول عمادیہ میں ہے
رَجُلٌ قَالَ مَعَ غَیْرِہٖ اِنَّ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَنْسِجُ الْکِرْبَاسَ
فَقَالَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ بس ما جولاہہ بچکان باشیم کَفَرَ لِاَنَّہٗ اسْتَخَفَّ
نَبِیَّ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَفِیْ مَجْمُوْعِ النَّوَازِلِ لَوْقَالَ چہ کار
زید سبلت بست یَکْفُرُ لِاَنَّہٗ اسْتَخَفَّ بِالسُّنَّۃِ وَ
رُوِیَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ لَوْاَنَّ اَھْلَ بَلْدَۃٍ اَجْمَعُوْا عَلٰی
تَرْکِ السِّوَاکِ قَاتَلْنَا ھُمْ کَمَا نُقَاتِلُ الْکُفَّارَ وَیَکْفُرُ
لَوْاَعَادَ الْاَذَانَ بِالْاِسْتِھْزَاءِ اِنْتَھٰی یعنے ایک شخص
نے کہا کسی اور شخص سے کہ آدم علیہ السلام بنتے تھے کپڑا بس کہا
اوس شخص نے تو ہم جولاہے بچے ہوئے کافر ہو جاتا ہے

اسلئے کہ اسمین سبک جاننا نبی علیہ السلام کو اور مجموع النوازل
مین ہی کہ اگر کہا کسی کام کی بہ نیت سو ہین تو کافر ہو جاتا ہی
اس لئے کہ اوسنے ہلکا جانا سنت کو اور روایت کیا گیا ہی محمد
بن مقاتل سے کہ اگر ایک شہر کے لوگ جمع ہو جاوین مسواک کے
ترک کرنے پر تو قتال کرینگے ہم اون سے جیسے کہ قتال کرتے
ہین ہم کافرون سے اور کافر ہوتا ہی اگر دوبارہ اذان کہے بیٹھے
کی راہ سے تمام ہوا مضمون فصول عمادیہ کا اور یہہ جو کہین شبہ
پڑتا ہی کہ جو کچھ کہ الفاظ کفر کے فقہا نے لکھے ہین تنبیہ اور ڈرانے
کے لئے ہین نہ یہہ کہ کہنے والا اونکا حقیقت مین کافر ہو جاتا
ہی یہہ اشتباہ بیجا ہی اسلئے کہ فقہا لکھتے ہین کہ اگر ایک
کلمہ مین کئی وجہ کفر کی ہون اور ایک وجہ عدم کفر کی تو جبتک
کہ کلام کرنیوالے کے قصد مین وہی وجہ کفر کی متعین نہو حکم
اوسکے کفر کا نکرنا چاہیئے بلکہ باعتبار حسن ظن کے اور
بمقتضای حالت اسلام کے اوسی وجہ عدم کفر کو مراد اوسکی
جاننی چاہیئے پس باوجود اتنی احتیاط کے یہہ کیونکر فقہا سے

متصور ہو سکے کہ کافر کہنا روا رکھیں ڈرانیکے لئے جیسے کہ تصریح کی ہی اوسکی بحر الرایق ہیں کہ کہا وَفِی فَتْحِ الْقَدِیْرِ وَمَنْ هَزَلَ بِلَفْظِ الْكُفْرِ اِرْتَدَّ وَاِنْ لَمْ یَعْتَقِدْهُ لِلْاِسْتِخْفَافِ فَهُوَ كَكُفْرِ الْعِنَادِ وَالْاَلْفَاظُ الَّتِیْ یَكْفُرُ بِهَا تُعْرَفُ فِی الْفَتَاوٰی ثُمَّ قَالَ فَهٰذَا وَمَا قَبْلَهٗ صَرِیْحٌ فِیْ اَنَّ اَلْفَاظَ التَّكْفِیْرِ الْمَعْرُوْفَةَ فِی الْفَتَاوٰی مُوْجِبٌ لِلرِّدَّةِ عَنِ الْاِسْلَامِ حَقِیْقَةً وَفِی الْبَزَّازِیَّةِ وَیُحْكٰی عَنْ بَعْضِ مَنْ لَا سَلَفَ لَهٗ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ مَا ذُكِرَ فِی الْفَتَاوٰی اَنَّهٗ یَكْفُرُ بِكَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ لِلتَّخْوِیْفِ وَالتَّهْوِیْلِ لَا لِحَقِیْقَةِ الْكُفْرِ وَهٰذَا كَلَامٌ بَاطِلٌ اِلٰی اٰخِرِهٖ وَالْحَقُّ اَنَّ مَا صَحَّ عَنِ الْمُجْتَهِدِیْنَ هُوَ عَلٰی حَقِیْقَتِهٖ وَقَدْ كَفَّرَ الْحَنَفِیَّةُ بِاَلْفَاظٍ كَثِیْرَةٍ وَاَفْعَالٍ تَصْدُرُ مِنَ الْمُتَهَتِّكِیْنَ لِدَلَالَتِهَا عَلَی الْاِسْتِخْفَافِ بِالدِّیْنِ كَالصَّلٰوةِ بِلَا وُضُوْءٍ عَمَدًا بَلْ بِالْمُوَاظَبَةِ عَلٰی تَرْكِ السُّنَّةِ اِسْتِخْفَافًا اَوِ اسْتِقْبَاحًا كَمَنِ اسْتَقْبَحَ

مِنْ اٰخَرَ حِلّ بعضِ الْبِيَانِہٖ تحتَ علَيۃِ اَوْ اِخفاءِ سَادِہٖ انتہیٰ یعنے فتح القدیر میں ہی کہ جسنے کہلی کی سا بہہ لفظ کفر سکے مرتد ہوا اور اگرچہ نہ اعتقاد کیا او سکا از راہ سبک جاننے کے پس وہ مانند کفر عناد کے ہی اور وہ الفاظ کہ کافر ہوتا ہی آدمی بسبب اونکے معلوم کئے جاتے ہیں فتاویٰ میں پہر کہا بحر الرایق والے نے پس پہہ اور ماقبل اسکے صریح ہی ایسے میں کہ الفاظ کا ذکر جنکے کہ معلوم کئے گئے ہیں فتاوی میں سبب ہوتے ہیں مرتد ہوجانیکے اسلام سے حقیقت میں اور بزازیہ میں ہی کہ نقل کیا جاتا ہی بعضے بلے اُستادوں سے کہ وہ کہتا تہا جو کچھ کہ ذکر کیا گیا ہی فتاویٰ میں کہ آدمی کافر ہوجاتا ہی ایسے ایسے لفظوں سے پس پہہ ڈرانے کے لئے اور سہول دلانیکے سے لئے ہی نہ واسطے حقیقت کفر کے اور یہہ کلام باطل ہی نقل کیا آخر تک قول بزازیہ کا اور حق یہہ ہی کہ جو کچہ کہ صحیح ہوا ہی مجتہدین سے پس وہ اپنی حقیقت پر ہی اور تحقیق نسبت کفر کی ہی حنفیہ سے بسبب بہت سے جیسے

لفظونکے اور اون افعال کے کہ صادر ہوتے ہین ہتک کرنے
والونسے واسطے دلالت کرنے اونکے اور سبک جاننے دین
کے جیسے کہ نماز پڑہی بغیر وضو کے قصدا بلکہ نسبت کی ہی کفر کی بسبب ہمیشگی
کرنیکے اوپر ترک سنت کے سبک جانکر یا برا جانکر جیسے کہ اوس شخص
نے کہ برا جانا کسی شخص سے کہ لپیٹا تہا اوسنے پیچ پگڑیکا نیچے اپنے
حلق کے یا برا جانا پست کرنے مونچہونکو تمام ہوا مضمون بحر الرایق کا
اور بیچ فصول عمادیہ کے ہی رَجُلٌ قَالَ لِآخَرَ اِحْلِقْ رَأْسَكَ
وَاَقْلِمْ اَظَافِيْرَكَ فَاِنَّ هٰذَا سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ لَا اَفْعَلُ وَاِنْ كَانَ
سُنَّةً فَهٰذَا كُفْرٌ وَكَذَا فِيْ سَائِرِ السُّنَنِ خُصُوْصًا فِيْ
سُنَّةٍ مَعْرُوْفَةٍ ثُبُوْتُهَا بِالتَّوَاتُرِ كَالسِّوَاكِ وَنَحْوِهٖ
اِنْتَهٰى یعنے ایک شخص نے کہا کسیکو کہ مونڈ اپنا سر
اور کتروا ناخون اپنے اس لئے کہ یہہ سنت ہی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی پس کہا اوس شخص نے نہین کرتا مین اگرچہ
ہو سنت پس یہہ کہنا کفر ہی اور اسیطرح بیچ تمام سنتون کے

خصوصا اوس شئی کے ثبوت اوسکا تواتر سے ہی مانند مسواک کے

اور مانند اوسکے تمام ہوا مضمون فصول عمادیہ کا اور شرح فقہ

اکبر مین ہی وَفِی الْخُلَاصَةِ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ اَنَّہٗ

قَالَ بِحَضْرَةِ الْخَلِیْفَةِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کَانَ یُحِبُّ الْقَرْعَ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا لَا اُحِبُّہٗ فَاَمَرَ

اَبُوْ یُوْسُفَ بِاِحْضَارِ النَّطْعِ وَالسَّیْفِ فَقَالَ الرَّجُلُ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِمَّا ذَکَرْتُہٗ وَمِنْ جَمِیْعِ مَا یُوْجِبُ الْکُفْرَ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ

وَرَسُوْلُہٗ فَتَرَکَہٗ وَلَمْ یَقْتُلْہُ اِنْتَھٰی اور خلاصہ مین

ہی کہ روایت کیا گیا ابو یوسف سے کہ انہون نے کہا سامنی

بادشاہ کے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تہے

کدو کو پس کہا ایک شخص نے مین تو نہین دوست رکھتا

اوسکو پس حکم کیا ابو یوسف نے واسطے حاضر کرنے چرمے

اور تلوار کے یعنے اوسکے قتل کرنیکے لئے پس کہا اوس شخص

نے بخشش چاہتا ہون اللہ سے اوس بات سے کہ ذکر

کی نہینے دہ اور تمام اون چیزون سے کہ لازم کرتے ہین کفر کو گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندے اللہ کے ہین اور رسول اوسکے پس چہوڑ دیا اوسکو ابو یوسف نے اور نہ قتل کیا اوسکو تمام ہوا مضمون شرح فقہ اکبر کا اور مشکوٰۃ مین ہی عَنْ عَائِشَةَ رضؓ

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ اَلزَّائِدُ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ؁

روایت ہی حضرت عایشہ سے کہ کہا انہون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چہہ شخص ہین کہ لعنت کی مین نے اونکو لعنت کرے اللہ اونپر اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہی اول تو زیادہ کرنیوالا اللہ کی کتاب مین اور دوسرا جہٹلانیوالا

اسکی تقدیر کا اور تیسرا غلبہ کرنیوالا زبردستی سے یعنے
بادشاہ ظالم انجام کار اوسکا یہہ ہوتا ہی کہ عزیز رکھتا ہی
اوسکو کہ ذلیل کیا اوسکو اللہ نے اور ذلیل کرتا ہی اوسکو
عزت دی اوسکو اللہ نے یعنے عزت دیتا ہی فاسقونکو اور
ذلت دیتا ہی صالحونکو اور چوتھا حلال کرنیوالا اللہ کے حرم
مکا یعنے کرتا ہی حرم مین وہ چیزین جو نہین درست مانند شکار
وغیرہ کے اور پانچوان حلال کرنیوالا میری اولاد سے کہ اوس
چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے یعنے سید ہو کر حرام چیزونکو حلال کرے
اور چھٹے چھوڑ دینے والا میری سنت کا نقل کی یہہ بیہقی نے
شیخ عبد الحق نے مشکوۃ کے ترجمہ مین بعد اس حدیث کے لکھا کہ
ترک کرنا سنت کا اگر بطریق سبکی اور حقارت اور کم توجہی
کے ہو تو کفر ہی اور لعنت محمول ہوگی حقیقت پر اور اگر ترک کرنا
سنت کا بطریق تقصیر اور کاہلی کے ہو تو گناہ ہی اور لعنت محمول
ہوگی تنبیہ اور شدت پر اور ایسا ہی ملا علی قاری نے مرقاۃ مین
لکھا ہی اور حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے

ترجمہ ہندی مین بیچ فائدہ آیت وانکحوا الایامی کے لکہا ہی
رسول نے فرمایا ای علی دیر نکر تین کام مین دیر نکر نماز فرض کا جب
وقت آوے جنازہ جب موجود ہو رانڈ عورت جب مرد ملے
اوسکی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنے کو عیب دے
اوسکا ایمان سلامت نہین تمام ہوئی عبارت شاہ عبد القادر
صاحب کی واللہ اعلم بالصواب کتبہ احمد علی السہارنپوری

عفی عنہ — احمدی سعید فقیر احمد

الجواب صحیح — جعفری ۱۲۲۷ شاہ سید محبوب

الجواب صحیح — محمد قطب الدین ۱۲۵۵

الجواب صحیح — سید محمد نذیر حسین

قد اصاب المجیب — مملوک العلی عفی عنہ — خادم العلما محمد علی

الجواب صحیح — محمد سید ماما

الجواب صحیح — ہو الخالق

نور الحق

محمد ... صد

الجواب صحیح رحمت اللہ

الجواب صحیح محمد نصیر الدین

الجواب صحیح کتبہ ابو احمد

محمد منتی اکرام الدین

المجیب مصیب

مفتی
سید رحمت علی

ابو عبد اللہ حسن
مارآہ المومنون حسنا

محمد کریم اللہ ۱۲۸۱

سجاد بخش ۱۲۴۸

مواہیر علمای الکبتو و غیرہ

الجواب صحیح لاریب فیہ

اسد اور کمنی
یادلی سنہ ۱۲

خادم احمد

لاریب فی جواز النکاح للمرأۃ المطلقۃ والتی مات زوجہا بعد انقضاء العدۃ وکونہ سنۃ وحکم العلماء بتکفیر المستہزئ والمستخف بالسنۃ ومن یوہن النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نمقہ ابو البقا محمد عبد الحکیم غفرلہ الرحیم ۲۱ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۲

محمد عبد الحکیم
ابو البقا ۱۲۴

نکاح المطلقۃ والتی مات زوجہا بعد انقضاء عدتہا شرعیۃ وستہزء السنۃ المؤکدۃ ومستخفہا کافر بحکم الفقہاء واللہ اعلم نمقہ عبد الحلیم تجاوز اللہ الکریم عن سیئاتہ بفضلہ العمیم وعفی عنہ

محمد عبد الحلیم ۱۲

المجیب مصیب واللہ اعلم

بالصواب وعنده ام الكتاب حرره ابو البركات المدعو براب
علی عفی عنه کتبه قطب الجواب صحیح علی عفی الله عنه

رکن الدین محمد
ابو البرکا ۱۲۶۱

الجواب صحیح والرای نجیح نمقه ابو محمد الشہیر بسعد الله جعل
عقباه خیرا من اولاه

محمد سعد الله

عبد الرحیم

فی الواقع نکاح زن بیوه یا مطلقه مشروع ومسنون ؤ
استخفاف سنت کفر است والله اعلم کتبه محمد یوسف عفا الله
عنه

محمد یوسف

اصاب فیما اجاب

عبد الله خان

حافظ عبد الله سہارنپوری

قد اصاب فی الجواب
اصاب من اجاب
بهذا وجدت
فی کتب الحدیث
والفقه بو تلی

حرره رحمت الله

سعادت علی

محمد سعادت علی سہارنپوری
عفی الله عنه

رحمت الله
لا تقنطوا من

رب اغفر ۱۲۴۳
مغیث الدین
وارحم

## خاتمه

اب بہای مسلمانوں کی خدمت میں

یه

یہہ غرض ہی کہ جب تمہر حال ترک سنت کا استخفافا ظاہر ہوا
کہ کفر کو پہنچتا ہی پس اب باوجود اسکے اس سے غافل رہنا
مسلمانوں کے حال سے بعید ہی اگر کچہہ اثر ایمان کا ہی تو قدم اللہ
کی رضامندی میں بڑہا دو اور اگر دنیا اور دنیا کے لوگ پیارے
معلوم ہوتے ہیں تو جان لو کہ یہہ سب چندروز کے ہیں پہر آخر کو
بجز حسرت اور ندامت کے کچہہ بن نہ پڑیگی اور یہہ بہائی
برادری جورو بیٹا کوئی کام نہ آویگا اور یہہ شیطان تمہارا دشمن
قدیمی رات دن اسی فکر میں ہی کہ میں تو بسبب سجدہ نکرنی
آدم کے دوزخی ہو چکا اوسکی اولاد کو بہی اپنا سا کر لون
چنانچہ اس ملعون نے حق تعالی سے قسمیں کہا کر کہا ہے
کہ آدم کی اولاد کو دوزخی کر چھوڑ دونگا اور اونکی سیدہی
راہ میں بیٹہہ کر راہ سے بہگا دونگا اور وہ مردود تو یہہ
داعیہ رکہتا ہی کہ اولاد آدم سے ایک شخص کو بہی جنت
میں داخل ہنونے دونگا اس لئے حق تعالی فرماتا ہی کہ
شیطان تمہارا دشمن ہی تم بہی اوسے دشمن پکڑو اور نہی

ہمارے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین اسقدر
امت کے حال پر مہربان ہین کہ تمام عمر اپنی زندگی مین اسی
فکر مین رہے اور بعد وفات شریف کے جو نامۂ اعمال پیش
کئے جاتے ہین تو نامۂ اعمال گنہگار دیکھ کر مغفرت
اونکی حق تعالی سے چاہتے ہین ایسا مہربان نبی کہ ہر طرح سے
اپنے اوپر تکالیف اوٹہائی اور خیر خواہی ہماری کرتے رہے
یہانتک جان فشانی کی کہ خود حق تعالی نے فرمایا کہ کیا تو اپنے
تئین ہلاک کر دیگا اس لئے کہ لوگ ایمان نہین لاتے
گویا کہ مقصود آنحضرت کا یہہ تہا کہ ایک ہی اولاد آدم سے
دوزخی نہو اب یہان غور کی جگہہ ہی کہ شیطان تو اس دشمنی
مین لگ رہا ہی کہ ایک آدمی کو بہی جنتی ہونے دون اور
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے یہہ ظاہر
ہوتا ہی یعنے آپ چاہتے ہین کہ اگر قدرت پاؤن تو ایک
آدمی کو بہی دوزخی ہونے دون پس اب جای افسوس و حسرت
و انصاف ہی کہ ایسے دوست و خیر خواہ کی بات کو تو نہ مانین
اور

اور ایسے دشمن جانی کی بات کو کر دین و دنیا مین جسکا انجام
بہ ہوا مان لیوین بہ ایسے افعالون پر قیامت کے دن کیا کیا
رسوائی ہوگی اور ایسی سمجہہ پر کیا کیا پشیمانیان پیش آوینگی
اور جن دنیا کے لوگونکو دوست سمجہہ کر اونکا کہنا مانا تہا
اور خدا رسول کی نافرمان برداری کر کر گمراہ ہوا تہا وہان پچہتاوے
گا کہ کاشکے مین ایسونکو دوست نہ پکڑتا اور رسولکی راہ پکڑتا
جیسیکہ خدا تعالی فرماتا ہی اپنی کلام مجید مین یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ
عَلٰی یَدَیْہِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا
یَاوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ہ لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ
الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ
خَذُوْلًا وَقَالَ الرَّسُوْلُ یَارَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا
هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ہ یعنے یاد کر اوس دنکو کہ جسدن کاش
کاش کہاویگا گنہگار اپنے ہاتہونکو غصہ کے مارے اور کہیگا کہ ای
کیا خوب ہوتا کہ چلتا مین رسولکی راہ پر ای خرابی میری کیا اچہی
بات ہوتی جو نہ پکڑتا مین فلانیکو دوست بیشک اوسنے تو

بہکا دیا مجکو نصیحت سے بعد اسکے کہ پہونچی نصیحت مجہہ تک
اور شیطان انسان کو بڑا دغا دینے والا ہی اور کہے رسول
ای رب میری بیشک میری قوم نے اس قرآنکو چہوڑ دیا اور اللہ
جل شانہ نے شیطان کا قول بہی قرآن مین نقل فرمایا کہ وہ
کہتا ہی البتہ مین اولاد آدم کی سیدہی راہ بند کرکے بیٹہون
گا پہر آونگا اونکے داہنے اور بائین اور آگے اور پیچہے سے
یعنے جس داون فریب سے کرین پڑیگا اونکی راہ . پہلی
کاٹ دونگا پس اب جاننا چاہئے کہ یہہ شہوت نفسانی وہ
محل فساد ہی کہ جسکے سبب سے شیطان نے پہلی امتون نے انبیا کو
قتل کروا دیا چنانچہ نبی صلعم نے فرمایا کہ عورتین تو جال شیطان
کی ہین یعنے شیطان عورتون کے سبب سے بہت فساد کو برپا
کرتا ہی اسیلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے باب
مین اتنی تاکید فرمائی کہ عبادت کے لئے بہی ترک نکاح نکرنے
دیا اور فرمایا کہ جسنے نکاح کیا آدہا ایمان اپنا بچا لیا اور
کہا ابن عباس رض نے نہین تمام ہوتا دین عابد کا مگر ساتہہ نکاح کے

فائل

حاصل یہہ ہی کہ قوی ترسان کرا ہی شیطان کا شہوت ترج
کی ہی اور علاج اوسکا نکاح ہی پس جب شیطان نے چاہا
کہ کسی طرح ایسی بلا مین ڈالون کہ جس سے دام شہوت مین گرفتار
رہین پہر سب کام آسان ہی جو چاہونگا سو کرونگا سو اسی لیے
یہہ بات لوگونکے دلمین ڈال دی کہ نکاح دوسرا کرنا ذلت اور
رسوائی ہی پس جاننا چاہیے کہ عورت جوان کا بے نکاح رہنا
ایسا فتنہ ہی کہ کوئی داؤ شیطان کا اسکے برابر نہین چنانچہ مسلم
مین روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہی پہر اپنی لشکر کو لوگونکے
بہکانیکے لئے بہیجتا ہی اور جو بڑا فتنہ مین ڈالنے والا ہوتا ہے
اوسکی شیطان کے نزدیک بڑی قدر ہوتی ہی جب آتا ہی
کوئی اوسکے پاس اور کہتا ہی کہ ایسا ایسا کام مینے کیا یعنے
کسی سے چوری کروادی کسی سے جہوٹ بلوا دیا تو شیطان جواب
مین کہتا ہی کہ یہہ تو کچہہ بڑا کام نہین کیا یہانتک کہ پہر کوئی
اونمین سے اگر کہدیتا ہی کہ مینے جورو خاوند مین تفرقہ ڈال دیا

یہ سنکر اوسکو گلیسے لگا لیتا ہی اور کہتا ہی کہ آفرین تو اچھا
بیٹا ہی یعنے تونے وہ کام کیا کہ جسکے سبب سے سب کام کی جڑ بندہ
گئی یعنے درصورت جدائی مرد و عورت کے سارے کام کرو اپنے
آسان ہو گئے پس اسیطرح ہندوستان مین ایسا جال بچھایا
کہ ایک محض بیوقوفی کی بات کہ نکاح رانڈ عورت کا کرنا رسوائی
ہی ذہن مین ڈالکر انکو اپنا ساتھی قابل دوزخ کے کر لیا حق تعالے
اپنے حبیب کی برکت سے اوس لعین کے فتنہ سے سب مسلمانونکو
محفوظ رکہے آمین رب العالمین اور اگر ذرہ بہی غور کی جاوے
تو یہہ سمجہین کہ اگر نکاح کرنے مین رانڈ عورت کے کچہ بہی ذلت
ہوتی تو کہ آدمی کے نکاح مین تو ناک بالکل ہی کٹ جاتی اسلئے
کہ اوس بیچاری کو پہلے پہل غیر مرد کے پاس بہیج دینا زیادہ تر
شرم کی بات ہی مگر اوسکو کوئی شرم نہین جانتا بلکہ ہزار خوشی کے
ساتہہ محفلین جماکر کواری لڑکیونکا نکاح کر دیتے ہین بلکہ
اوسمین طرح طرح کی رسوم بد معلومہ فاحشہ بیحیائی کی کرتے
ہین کہ دنیا اور عقبی کے نزدیک بری اور بیحیائی کی ہین اور

اور چہوڑنا اونکا فرض و واجب ہی پہر اندکا نکاح نکرنا اور
اوسکو ذلت سمجہنا ہرگز عقل کی بات نہین بعض شیطان کے دہوکے
مین آگئے اور سوائے ہندوستان کے کسی ملک مین یہہ رسم
ہیکہ جسمین دین و دنیا کا ضرر ہو نہین ہی جو لوگ کہ اپنی عقل اور
دانشمندی پر نازان ہین یہان آکے اونکی عقل پہ پردہ
ڈال دیا ہی کہ باوجودی کہ آخرت ہاتہہ سے جاوے اور دنیا
مین بہی سراسر زیان ہو اور اپنے دلمین بہی سمجہین بلکہ بعض
اوقات زبان سے بہی کہہ بیٹہین مگر کیا ذکر ہی کہ عمل مین لادین
کچہہ ایسا شیطان دلیر عادی ہوا ہی کہ بس ابہرنے ہی نہین
دیتا اور عجب تر یہہ ہی کہ بعضے لوگ جو خیال دینداری کا
رکہتے ہین اور بہت سے کام دین کے کرتے ہین مثلاً نماز
پنجگانہ جماعت اول مین ادا کرتے ہون اور بدعات اور
مفاسد دین کے سے اپنے آپ کو دور رکہتے ہون اور اپنی
مجلسو نمین ذکر اللہ اور قال اللہ و قال رسول اللہ کا چرچا
رکہتے ہون اور جو کبہی ذکر فرعون و ہامان کا آجاوے تو

تو کہین اوس سا بیوقوف اور کہا کون ہوگا کہ آخرت کو بدلے
دنیا کے برباد کیا اور ابو طالب کے حال پر ہزاروں حسرتین اور
افسوس اوٹہاوین کہ ذرہ سی شرم دنیا کے لئے عذاب دائمی
اپنی سر پر لیا اور یہہ نہین سمجہتے کہ ہم بہی اوسی مصیبت مین
گرفتار ہوئے کل کو بعد مرنیکے اپنے اوپر بہی بہت حسرتین
او رندامتین گذرین گی بلکہ فرعون و ہامان سے بہی بیوقوفی
زیادہ بڑہ گئی کیونکہ اوسکو حشمت دنیا نے دین حق پر نہ آنے
دیا اور تمکو باوجود دعوی دین کے اور برحق جان لینے رسول
کے اور سراسر نفع دین و دنیا کے ایک ذرہ سے خیال نے
کردہی آپ تمنے محض حماقت سے کافرونکو دیکہکر اختیار
کرلیا اتباع سنت سے روک دیا بلکہ کافر بنا دیا کیونکہ اسلام کے
معنے تو یہہ ہین کہ سارے احکام مان لین نہ یہہ کہ بعضے مان لین
اور بعضے نہین اگر بعضے احکام مان لینے کفایت کرتے تو
کفار مکہ کے بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تہے کہ
تم ہمارے بتونکو برا مت کہو ہم بہی تمہارے خلاف نکرین گے

ایسے لوگ کے حال مین حق تعالی فرماتا ہی اَفَتُؤْمِنُوْنَ
بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاۗءُ مَنْ يَّفْعَلُ
ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ
اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا
يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ؕ یعنے
ایمان لاتے ہو تم تھوڑیسے قرآن پر اور انکار کرتے ہو بعض کا
پس نہین سزا ایسی شخص کی مگر رسوائی دنیا اور دن قیامت کے پھیکے
جاوینگے بڑے عذاب مین اور اسد غافل نہین ہی تمہارے کامون
سے یہہ ہی لوگ۔ ہین کرلے لیا اُنہون نے دنیا کو آخرۃ کے
بدلے پس نہین ہلکا کیا جاویگا اونسے عذاب آخرت کا
اور نہ کوئی مدد پہنچی گی ؎ سو اب یارو ذرا فکر تو کرو کہ ابوطالب
پر حسرت کرتے ہو کہ وہ بسبب عار کے آنحضرت پر ایمان نلایا
اور آپ اوس سے کمتر امر مین دوزخی ہوئی جاتے ہو عقلین
تمہاری کہان سلب ہوگئین ہین سچ ہی یہہ شیطان تمہارے

حق مین وہ بہان مستی ہو کر ملا ہی کہ دیکہتی آنکہون پر پردہ ڈال دیا ہی
ذرہ غور تو کرو جس کسیکی لڑکی کواری جوان ہو گیا مایت ہی کہ
اوسکا بیٹہا رہنا پہاڑ سے زیادہ معلوم ہوتا ہی سوا اسکی نہین
کہ یا تو یہہ فکر ہی کہ اوسکو حاجت خاوند کی ہی بدون خاوند کے
اوسکی جان پر تہہ ہو گا یا یہہ کہ فاحشہ اور بدکار نہو جاے یا یہہ کہ
کہانا اور کپڑا اوسکا دشوار پڑا ہی پہر بتقدیر بعد رانڈ ہو جانیکے
یہہ سب کام دوبالا ہو جاتے ہین اور اوس بیچاری پر یہہ
نئی مصیبت آن پڑتی ہی کہ جب تک کواری تہی توقع خلاصی کی
اس عذاب سے رکہتی تہی اب رانڈ ہو کر امید بہی گئی پس
یہی وجہ ہی کہ زبان سے کہتی ہی کہ مین جیتے ہی جی مر گئی اگر
مر جاتی تو اچہا ہوتا اور جو کچہہ حال اس رنج کا اوسکے دلپر گذرتا
ہی وہی جانتی ہی کہ وقت جوش شہوت نفسانی کے عقل زایل
ہو جاتی ہی لیکن کچہہ ہو نہین سکتا تو اب غور کی جگہہ ہی کہ اولاد
سے پیار ادنیا مین اور کچہہ نہین ایک ذرہ سے خیال خام عار کے
نے اوسکو کیسی عذاب مین گرفتار کر دیا اور آپ اوسکی چاپلوسی

اور

اور خاطرداری مین طرح بطرح کے رنج اوٹھاتے ہین کہ اسکو
کہین نکاح کرے پس اب یہہ تو کہو کہ کونسی وجہ پیش آئی کہ
چار دن پہلے اسقدر اوسکے نکاح کی فکر تہی اور اب اسقدر اوسکی
روک ہوئی کہ اگر دلمین یہی خیال گذرتا ہی تو دل ہی بگڑ جاتا کہ
حالانکہ یہہ عار ہی تو اپنی ہی لگائی ہوئی ہی کوئی ہندو کافر
کسیکو عار دلانے نہین آتا ایک محض رسم پوچ دلومین یہہ
گئی ہی کہ اوسکے پیچہے لگ کر دین دنیا کو کہو دیا کیونکہ دین کا حال
تو جواب استفتاء سے ظاہر ہوچکا کہ اس رسم کے عار سمجھنے والے
کافر ہوجاتے ہین اور دنیا کا نقصان ظاہر ہی کہ اوسکے کہلانے
پہنانے وغیرہ خبرگیری مین کیسی کیسی مشقت ومحنت اوٹھاتے
ہین جو ابوطالب کو پیش ہوا تہا کہ اختر النار علی العار یعنے
اختیار کیا آگ کو عار پر سو تمنے ہی سارے دعوے ایمان کے اور
محنت عبادتونکی ذرہ سے خیال پر کہو دین مگر یہہ جانو کہ یہہ
وبال اوس بیچاری کا تمپر پڑا کہ اوسکو تو نکاح نہین کرنے دیتے
مگر تمہاری بی بیان ہی نکاح سے نکل گئی ہین بہر ہی تمکو کچہہ فکر

نہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ایمان بہی بسبب رسم کے لائے
ہو اور عبادت بہی بموجب رسم کے کرتے ہو ورنہ ایمان اصلی کا
تو مقتضا یہہ ہی کہ اگر سارا جہان برا کہے تو بہی اپنی دین کی بات
نچہوڑے ایسے لوگونکے حق مین صادق آتی ہی یہہ آیت کہ فرمایا
حق تعالی نے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ
لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ یعنے کیا جانا لوگون نے کہ اتنی ہی بات
سے چہوٹ جائینگے کہ زبان سے کہہ لین کہ یقین لائے ہم اور
جانچے نجائینگے اور بعضے لوگ ایسے ہین کہ دلمین انکی ننگ
اور شرم نکاح ثانی کی بیٹہہ رہی ہے اگر خیال بہی نکاح کا گذرے تو
دل بگڑا جاتا ہی مگر واسطے جواب دہی ظاہری کے کہتے ہین کہ
نکاح کرنا تو فرض نہین ہی جسکا دل چاہے کرے اور جسکا دل نہ
چاہے نکرے پس اب خواہ نخواہ رانڈ کو کہنا کہ تو نکاح ہی کرلے
دل چاہے یا نہین زبردستی کرنی ہی اور اگر اوس عورت کا
دل چاہتا تو ہمسے بیان کرتی اور جبکہ ہمسے وہ خود نہین کہتی تو کیا
گلے پر چہری رکہہ کر اوسکا نکاح کردین زور سے تو شریعت مین

نکاح کردیا نہین آیا ایسی باتین دنیا مین بنا لیتی آسان ہین اللہ
تعالی کے سامنے کام نہ آوینگی کہ وہ دل کی باتین جانتا ہی کہ کونسی
وجہ سے ور نہ اللہ نہین کہتی ہم یون پوچہتے ہین کہ جس شخص کے
بیوی مرجاوے اوسکے تو کبہی اس بات پر نہین چہوڑ دیتے کہ اوسکا
دل چاہیگا تو آپ سے بیاہیگا اور نہ ہم گلے پر چہری رکہکر کیونکر نکاح
کردین بلکہ اوسکو آپ سے سو سو مرتبہ کہتے ہو اور اگر ذرہ
بہی انکار کرے تو مجلسین جما جما کر اور اپنے بیگانے سے کہلا کر
مستعد نکاح ثانی کا کرتے ہو یہانتک کہ مان کہتی ہی کہ اگر میرا
کہنا نہ مانیگا تو مین دودہ نہین بخشنے کی حالانکہ مرد کو بدون عورت
کے وہ مصیبت و لاچاری درپیش نہین آتی جو عورت کو بدون
مرد کے اور مرد کو نکاح کے لئے آپ سے کہتے ہین بلکہ طلب کرتی
ہین اتنی شرم نہین کہ جتنی عورت کو با این ہمہ اوسکو تو
سمجہا سمجہا کر نکاح پر لانا اور اوس بیچاری مصیبت زدہ کو
سمجہانا تو در کنار سامنے اوسکے تجویز نکاح کا ذکر کرنا بہی
کیا تو کرہی یہہ بات تمہاری تو جب سچی ہو کہ عورت کا بہی فکر

نکاح کرو اور اوسکو سمجہاؤ باوجود اس سب کے بہی نمانے تو البتہ
گنجایش اس تقریر کی ہی اور یہہ تو کہو کہ کسی کواری لڑکیکی طرف یہہ
خدشہ نہین گذرتا کہ شاید اسکا دل نکاح کو چاہتا ہو یا اس شخص
خاص سے چاہتا ہو کسی قرینہ ہی سے معلوم کرین اسواسطے کہ
ایسا نہو کہ شرم شرم مین گلے پر چہری رکہدی جائے یہہ تو کسیکو وہم
بہی نہ گذرتا ہوگا بلکہ اوسکا تو جوان ہونے سے پہلے ایسا فکر
نکاح ہر چہوٹے بڑیکو پڑتا ہی کہ اوسکو مثل فرض کے جانتے ہین
بلکہ زبان زد خاص و عام کے ہی کہ اللہ تعالے لڑکی کے قرض
سے ادا کروا دے مگر یہہ رانڈ ہونے مین عجب تاثیر ہی کہ یہہ
حاجت ہی دل سے نکل جاتی ہی کوئی بہی کسی رانڈ سے نہین پوچہتا
کہ تیرا نکاح کر دین گویا یقینا جان لیتے ہین کہ اسکو اب حاجت
ہی نہین رہی لیکن یہہ تاثیر خاص ہندوستان کی بعضی قوموں
شاید رکہی گئی ہی کیونکہ سوائی ہندوستان کے تمام دنیا مین شریف
بہی رہتے ہین بلکہ بعضے عرب والے بڑی بڑی سندین اپنے
نسب کی رکہتے ہین اور عورتین اونکی نکاح دوسری بار تیسری بار

کرلیتی ہین اونکوہی اس مصیبت دین و دنیا کی مین گرفتار
نہین ان ہندوستان کے بیوقوفون پر بڑا شیطان نے چہاپا
مارا کہ دین و دنیا سے کہو دیا دلمین تو سبکے گذرتا ہوگا کہ بات
سچی کہی اور واقع مین اوس بیچاری رانڈ پر کیا کیا پہر گذرتے
ہین کہ سب گہنے قبیلہ کے مرد و عورت کو دیکہتی ہی کہ مزہ سے
کہاتے پیتے چلتے پہرتے ہین ہر ایک میان بیوی چین راحت
سے خوشوقتی کے ساتہہ گذران کرتے ہین اور یہہ بیچاری دکہہ کر
رات دن جہرتی ہی زبان حال و قال سے ہزار نالہ و آہ کہتی
ہی کہ مجہہ سے بی نصیب کوئی نہو جیو ا ور یہہ تو جو ظاہر نظر
آتا ہی لکہنے مین آتا ہی اور جو کچہہ خیالات و خطرات اوسکی
جان پر گذرتے ہونگے اوسکو تو وہی جانے کیونکہ یہہ شہوت
نفسانی وہ بلا ہی کہ اسکے آگے نہ عقل باقی رہے نہ دین
چنانچہ امام غزالی رحمہ نے لکہا ہی اِنَّ الشَّہَوَاتِ اِذَا
ھَاجَتْ لَا یُقَاوِمُہَا عَقْلٌ وَّلَا دِیْنٌ یعنے شہوت
جسوقت جوشش مین آتی ہی نہ عقل اوسکے مقابلہ مین آسکتی ہی

اور نہ دین اور عورتو تمکو تمانوین حصہ زیادہ مرد سے شہوت
ہی کیا بلا ہین رات دن گذارتی ہوگی ۞ کسی عورت رانڈ کی نقل
مشہور ہی کہ اوسنے جب بوڑہی ہوی تو یہہ بیان کیا کہ مجکو
جوانی مین یون خیالات دلمین گذرتے تہے کہ اس ساری بستی
پر ایسی تباہی پڑے کہ انکو کوئی لوٹ مار کر پکڑ لیجاوین اور مین
بہی اون سب مین پکڑی جاؤن تاکہ نوبت مرد کے ملنے کی پہنچے
اس بات کے سچ ہونے پر دل گواہی دیتا ہی پہر یہہ جان
لو کہ جو عورت رانڈ ہو جاتی ہی اگر وہ بسبب شرم و حیا کے
زنا سے بچی ہی تو خیالات سے بچنا محال ہی یہہ سب دلکی
لگی باتین کہول کر کہدی گئی ہین اپنے دلمین ہر ایک
خوب جانتا ہی چاہے زبان سے کہے یا نہ کہے دوزخ کی راہ پر
چلے جاتے ہو اور مین محض خیر خواہی اور حق اسلامی سمجہہ کر
تمہاری خدمت مین بار بار عرض کرتا ہون کہ خدا کے واسطے
یارو دیدہ و دانستہ دوزخ مین مت گرو ہر چند رسوائی اور
ذلت ہی دنیا دار وںکے نزدیک تمکو ہوئی پہر خیر اسی جابر ذکی

ذلت اوٹھالو اور ابد الاباد کو ست اپنی تیئن برباد کرو اور یہہ جان لو کہ قیامت کے دن ذات برادری اپنا بیگانہ کوئی بہی ساتہی نہوگا پہر کیا کروگے اور جو لوگ کہ تم مین سے رئیس اور بڑے قابو والے یا بڑے کنبی والے ہین اونکی خدمت مین یہہ عرض ہی کہ خدا تعالی نے تمکو دنیا مین بڑی عزت اور بڑائی دی ہی ہم یون چاہتے ہین کہ آخرت مین بہی تمہاری سرداری اور عزت بنی رہے ایسا نہو کہ یہہ خواب کی سی بادشاہت دنیا کی زندگانی ہر پہرت رہے پہر تم ہمیشہ کو خواری اور ذلت مین گرفتار رہو آج تمکو حق تعالی نے وہ رتبہ دیا ہی کہ تم جس بات کو عمل مین لاؤ تو تمہارے ساتہہ اور بہت سے لوگ عمل کرین اون سبکو اپنے اپنے عمل کا ثواب ملے اور تمکو اپنے عمل کا بہی ثواب ملے اور اون سبکے برابر ثواب زاید ملے اس نعمت کو برباد نکرو ورنہ سبکے گناہ مین تم بہی گرفتار ہو جاوگے چنانچہ جب آنحضرت نے روم کے بادشاہ کو خط بہیجا تو اوسمین یہہ لکہا اَسْلِمْ تَسْلِمْ یُؤْتِکَ اللّٰهُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ

فَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَاِنَّ عَلَیْکَ اِثْمَ الْاَرِیْسِیِّیْنَ یعنی اسلام
قبول کر سلامت رہیگا تو عذاب دین دنیا کے سے دیگا تجکو
اسد تعالی ثواب دوہرا پس اگر نہین مانیگا تو تجپیر گناہ
سب رعیت کا ہوگا یہہ روایت بخاری مین موجود ہے
فرعون کو حضرت موسی نے کہا کہ اگر تو میری بات مان سلے تو
مین ساری عمر کی بادشاہت مع تندرستی کے اور آخرت مین
جنت اسد تعالی سے لی دونگا چونکہ وہ بدبخت تہا نہ سمجہا آخر
دین و دنیا دونو تلف کردین حق تعالی ہمین تمہین سبکو ایسی
بدعقلی سے محفوظ رکہے دیکہو تو اگر اس بات کو چار احمقونکی
لحاظ سے نکروگے تو سوا اسکے نہین کہ یہہ دنیادار بیوقوف
تمکو عیب و طعن نکرین گے اور سو باتین بہلی بری تمہارے
حق مین کہتے نرہین گے لیکن اسد تعالی کے غضب مین ضرور
گرفتار ہوؤگے اور اگر اسد ورسول کے کہنے پر نظر کر کے
ایسی کام مین جرات کر بیٹہو گے تو اسد بہی راضی ہوگا
اور ہزاروں دین دار بہی تمکو آفرین اور تحسین کرین گے

بالعزمی

بالفرض اگر جناب مسیح فوقون نے برا بھی کہدیا تو کیا ہوگا بلکہ یہہ
برا کہنا اور تمہارے درجے بڑہا دیگا اور بدکار تو ہمیشہ اچھی
لوگونکو برا ہی کہتے رہی ہین مگر قیامت کے دن یہہ بھی اپنا عوض لے
لین گے چنانچہ اسد تعالی فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا کَ
کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَکُوْنَ ۝ وَاِذَا مَرُّوْا
بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ۝ یعنے تحقیق بدکار ٹھٹھے بازی کرتی
تہے ایمان والون سے یعنے دنیا مین اور جب گذرتے مومن
اونپر چشمک زنیان کرتے تہے بدکار مومنون پر اسکے آگے
اور حال کافرونکا بیان فرماکر فرمایا فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مِنَ الْکُفَّارِ یَضْحَکُوْنَ عَلَی الْاَرَائِکِ یَنْظُرُوْنَ ۝
پس اوسدن یعنے دن قیامت کے ایمان والے کفار سے
ہنسین گے تختون پر بیٹھے ہوئے دیکھتے ہونگے یعنی کفار
عذاب مین ہون گے اور مومن اپنے مکانونمین تختون پر
بیٹھے ہوئے دیکھتے ہونگے اور ہنستے ہونگے جیسے وہ دنیا
مین اون پر دیکھہ دیکھہ کر ہنستے تہے اور ٹھٹھے بازی

اور جسطرح زبان کرتے تہے ٭ ہماری تو یہی حق تعالی سے
دعا ہی کہ تمہین اللہ تعالی ایسے نیک کامون کی توفیق دے
کہ یہہ تمہاری سرداری جون کی تون قیامت کو بہی بنی رہے
اور جو بہائی مسلمان غریب اور بی مقدور ہین اونکی خدمت
مین یہہ عرض ہی کہ تمہارے دلو نمین جو یہہ بات سمارہی ہے
کہ یہہ کام جو کوئی بڑی عزت والا رئیس کرے تو ہم ہی کرین
ورنہ نرے ہمارے کیئے سے کیا ہوتا ہی ذرا غور تو کرو
کہ تم ایمان خدا اور رسول پر لائے ہو یا بڑے آدمیون پر
یہہ جان لو کہ کوئی کسیکی گور مین نہین جانیکا بڑے آدمی
تو ہمیشہ دین مین چہوٹے ہوتے ہین تم کیا یون چاہتے ہو
کہ دنیا مین جیسے بسبب غربت کے تم بی مقدور رہتے قیامت
کو بہی ذلیل ای رہو یہہ تو بڑی بد نصیبی ہی کہ دین و دنیا دونو
خوار ہون اسبات مین اونکی پیروی نکرو تم اللہ کی رضامندی
مین قدم نکالو تاکہ کل کو قیامت کے دن تم سردار ہوگی
بہلا یہا نکی سرداری کہ محض گمراہی تہی نہ ملی تو وہا نکی سرداری

تو ملے اور ہمیشہ دین مین غریب لوگ پہلے داخل ہوتے
رہے ہین اسیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
طُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ یعنے خوشحالی ہی غربا کے لیئے کہ ابتدائے
اسلام مین بہی تائید دین کی انہون نے کی اور آخر کو بہی دین
انہین رہ جائیگا اور اسی سبب سے یہہ فضیلت انکی آئی
ہے حدیث شریف مین کہ فقرا اغنیا سے پانسو برس پہلے
بہشت مین داخل ہونگے تم اِن دنیا دارون کے پیچہے مت لگو
ورنہ جیسا تمکو دنیا مین حقیر جانتے ہین آخرت مین بہی دوزخ
مین ڈلوا کر حقیر اور ذلیل کروا دینگے یہہ سمجہو کہ دنیا مین تو
سرداری نہ ملی آخرت کی بڑائی تو ملے اور اصل بڑائی آخرة
ہی کی ہے جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَةِ یعنے عیش جو ہی سو وہ
عیش آخرت ہی کا ہی یہہ بڑی قسمت والونکو ملتا ہی گو ہر چند
طمع ہر کوئی کرتا ہی مگر خوش قسمتی جسکو دلادی اوسیکو ملے
یہودی مدینہ کے پہلی کتابوں سے خبر پاکر ہمیشہ انصار و نسے

کہا کرتے تہے کہ اب آخر زمانہ کا بنی پیدا ہوگا تو ہم اوسکے
مقرب ہونگے جب بنی صاحب آئے تو قسمت نے پانسا
اولٹ دیا یہانتک کہ یہود یونکو شیطان نے گمراہ کردیا
اپنی برائی مین آگئے اور بنی کی بات نمانی دنیامین بہی انجام کار برا
ہوا اور آخرت تو برباد ہی گئی اور انصار یون سنے
اتباع رسول کا کیا دنیامین بہی عزت پائی اور آخرت کی
سرداری بہی ہاتہہ آئی سنو یارو یہہ دولت دین دنیا کی
رسول کی اطاعت مین ہاتہہ آتی ہے دنیا کی سرداری اور
غریبی پر موقوف نہین اس دولت کو لوٹنا ہی تو لوٹو
پہر بجز افسوس و حسرت کے کچہہ ہاتہہ نآویگا ہمنے تو ہر طرحسے
تمکو کہول کہول کر سنادیا محض تمہاری خیرخواہی کے لئے یہہ
تمام جانفشانی کی ہی اب آگے تم جانو وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا
الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا ظَاهِرًا
وَبَاطِنًا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ
اَبَدًا اَبَدًا ۝

الحمد لله والمنة کہ رسالہ عروس المومنین تصنیف مولوی
محمد قطب الدین سلمہ اللہ تعالی شاگرد مولانا اسحاق مرحوم
مغفور در مطبع دار السلام دہلی مبنیہ
عنایت حسین دفعہ ثانی مطبوع
گردید سنہ ۱۲۶۵ ہجری
نبوی صلعم



